بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

(Tuesday, March 27, 1990)

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House) Islamabad, at five of the clock in the evening, with Mr. Deputy Chairman (Syed Muhammad Fazal Agha) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝

جن لوگوں نے اپنے دین میں (بہت سے) رستے نکالے اور کئی کئی فرقے ہو گئے اُن سے تم کو کچھ کام نہیں ان کا کام خُدا کے حوالے پھر جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں وہ اُن کو (سب) بتائے گا۔ جو کوئی (خدا کے حضور) نیکی لے کر آئے گا اُسکو ویسی دس نیکیاں ملیں گی۔ اور جو بُرائی لائے گا اُسے سزا ویسی ہی ملے گی اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

(سورۃ الانعام)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

(Tuesday, March 27, 1990)

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House) Islamabad, at five of the clock in the evening, with Mr. Deputy Chairman (Syed Muhammad Fazal Agha) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝

جن لوگوں نے اپنے دین میں (بہت سے) رستے نکالے اور کئی کئی فرقے ہو گئے اُن سے تم کو کچھ کام نہیں ان کا کام خُدا کے حوالے پھر جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں وہ اُن کو (سب) بتائے گا۔ جو کوئی (خدا کے حضور) نیکی لے کر آئے گا اُسکو ویسی دس نیکیاں ملیں گی۔ اور جو بُرائی لائے گا اُسے سزا ویسی ہی ملے گی اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

(سورۃ الانعام)

POINT OF ORDER

RE: GRADING EXCHANGE OF UNPARLIAMENTARY WORDS BETWEEN A MINISTER AND A LADY MNA IN THE HOUSE OF NATIONAL ASSEMBLY

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman Sir, point or order.

Mr. Deputy Chairman: Mr. Muhammad Ali Khan on a point of order.

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, I would like to make a statement regarding a very unfortunate incident in the National Assembly yesterday.

Mr. Deputy Chairman: Please.

Mr. Muhammad Ali Khan: A very ugly scene was created when the Minister of State for Parliamentary Affairs literally abused an honourable lady Member of the National Assembly belonging to COP. Sir, the COP has unanimously decided to socially boycott this Minister concerned in view of consistently rude and unparliamentary behaviour with particular reference to the uncalled for behaviour on the floor of the National Assembly yesterday. We urge the government that the Minister concerned should be removed from his Ministerial post in order to restore harmony in Parliament and facilitate its functioning. And until the request of the Opposition is complied with, the Members belonging to the Opposition in the Parliament have decided that they would have nothing to do with this Minister either inside the Parliament or outside. I thank you, Sir.

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much. I think, the Ministers are present in the House, they might have taken note of your statement on behalf of the government. Now it is between the Opposition and the government but I don't think the Chair can help in this behalf. What I am interested in is a smooth running of the House and I request the government as well as the Opposition to please cooperate and maintain the decency and decorum of the House. This is what I can do, and the statement that you have made must have been taken note of by the government. Yes.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! آپ کی اس نازک ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے آپ کا اصل ہدف اس ایوان کو زیادہ سے زیادہ خوش اسلوبی کے

ساتھ چلانا ہے آپ نے اور چیئرمین سینیٹ نے اس معاملے میں بڑی اعلیٰ روایات قائم کی ہیں جس کا ہم اعتراف کرتے ہیں لیکن دوسری طرف پارلیمانی روایات اور پارلیمانی نظام اسی وقت صحیح چل سکتا ہے، جب آپ کے ساتھ ساتھ حکومت اور اپوزیشن دونوں ان آداب اور ان اصولوں کا لحاظ رکھیں جن کے بغیر کوئی بھی جمہوری نظام کوئی بھی مہذب نظام نہیں چل سکتا اور ہم بڑے دکھ کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتے ہیں جو رویہ وزیر موصوف نے اس ایوان میں اختیار کیا جسے ہم برداشت کرتے چلے آئے ہیں اور چیئرمین اور سینیٹرز سب کی طرف سے خوش اسلوبی کے ساتھ بار بار یہ message convey کیا گیا کہ انہیں اپنے رویے کو بدلنا چاہیئے اور اختلاف اپنی جگہ ہے لیکن وہ انداز اختیار کرنا جس سے دوسروں کی تحقیر ہو اور وہ زبان استعمال کرنا جو ہرگز ایک مہذب پارلیمانی اداروں کے اندر استعمال نہیں کی جاتی اور ایسے attitude کا اظہار جو سراسر negative attitude ہے میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن انہیں برداشت کرتی رہی لیکن کل جو واقعہ ہوا ہے اس سے ہم سب کے سر شرم سے جھک گئے ہیں ایک مسلمان معاشرے میں ایک پارلیمنٹ کے اندر ایک معزز بہن کے بارے میں اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا اور وہ فضا پیدا کرنا اور پھر اس کی جو تاویلیں پیش کی گئیں کہ یہ گویا کہ مارشل لاء لانے والے ہیں جو یہ جانچیں کر رہے ہیں یہ تمام کا تمام کھیل کھیلا جا رہا ہے جو بڑا ہی شرمندہ ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ بات پوری طرح قوم کے سامنے اسے کہ یہ حضرات جس کردار، جس اسلوب کا، جس انداز کا مظاہرہ کر رہے ہیں وہ ناقابل برداشت ہے اور اپوزیشن اس فرد کا سوشل بائیکاٹ بھی کرے ہم ان سے کوئی کلام نہیں کریں گے ہم ان سے کوئی جواب بھی نہیں سنیں گے اور حکومت کو اپنے رویے کو بدلنا پڑے گا اور اگر حکومت اپنا رویہ نہیں بدلتی تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ برداشت کی کچھ حدود ہوتی ہیں ہم کچھ حدود سے آگے جانے کے لئے تیار نہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں جیسے پہلے میں نے کہا آج اس سے باہر کسی صاحب سے اسی معاملے پر بحث

[Mr. Deputy Chairman]

ہو رہی تھی تو اس نے کہا کہ ہاؤس آف لارڈز میں تو باہم ہاتھا پائی بھی ہو جاتی ہے تو میں نے کہا کہ وہ ہم سے زیادہ مہذب یا شائستہ قوم نہیں ہو سکتے اس ہاؤس کے اندر ہمیں اسی قسم کے حالات کو discourage کرنا چاہیئے اور میری ایک بار پھر گزارش ہے آپ نے جس طرح فرمایا ہے بالکل صحیح ہے کہ ان دونوں ہاؤسز کا decorum اور احترام اور عزت ہمیں ملحوظ رکھنا پڑے گا اس لئے کہ یہی دو ہاؤسز ہیں جس میں پوری قوم کی نمائندگی یہی چند ایک ارکان کرتے ہیں اگر ہمارا رویہ ہاؤس کے اندر صحیح نہ ہو جہاں تک تعمیر کی تنقید ہے بحث مباحثہ ہے اس کی کھلی اجازت ہم نے آپ کو ہمیشہ دی ہے اور دیتے رہیں گے اس لئے کہ وہ ملک کے بہتر مفاد میں ہونا چاہیئے نہ کہ فرد اور ممبر ذاتی بنا پر ایک دوسرے سے الجھ پڑیں یا personal معاملات کو لیں تو میری گزارش ہو گی اور ہمارے لیے بسا اوقات بڑی مشکل ہوتی ہے مجھے اور چیئرمین صاحب کو لوگ بسا اوقات فرماتے ہیں کہ ہمارا رویہ تھوڑا سا سخت ہے۔ وہ بھی آپ اور ہاؤس کی دلچسپی کے لیے ہے ہمیں کسی سے ذاتی اختلاف یا کسی قسم کا عناد نہیں ہے میری بار بار گزارش رہی اور یہی گزارش اب بھی کروں گا آپ سب ارکان مہربانی کر کے ایک دوسرے کو accommodate کریں اور National Interest میں جو ایشوز ہیں بڑے کھلے اور فراخدلانہ جو بھی آپ کی رائے ہے اس کا اظہار فرمایا کریں لیکن ذاتی تنقید اور ذاتی اعتراضات سے پرہیز کیا جائے۔ جناب بہرہ ور سعید صاحب۔

<u>اخونزادہ بہرہ ور سعید</u>: جناب چیئرمین صاحب! جناب محمد علی خان صاحب اور پروفیسر خورشید احمد صاحب نے جو کچھ فرمایا وہ بالکل صحیح ہمارا فیصلہ ہے بلکہ مزید اتنا کہوں گا اگر وزیر موصوف صاحب کسی وزیر کے behalf پر کوئی جواب دیں گے تو ہم اس کو بھی سننے کے لیے تیار نہیں ہوں گے۔ اگر وزیر موصوف صاحب کسی چیز کی وضاحت کریں گے یا بل پیش کریں گے تو ہم اس پر بھی کوآپریشن نہیں کریں گے اور ہماری یہ کوشش ہو گی کہ ہم چیئرمین ہاؤس سے واک آؤٹ کریں گے یہ situation جو ہوئی ہے یہ بہت ہی ناخوشگوار ہے۔ بہت ہی قابل افسوس ہے۔ مگر ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ

ہم اپنی اس بہن کی بے عزتی کو کسی حالت میں نہ معاف کر سکتے ہیں نہ برداشت کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ احمد میاں سومرو صاحب۔

Mr. Ahmadmian Soomro: Mr. Chairman, what we have read in the press about the proceedings is indeed very shocking particularly when it relates to an honourable lady. In Parliament the Opposition and the government both are two wheels of a car and unless both of them cooperate and simultaneously go on in democracy, the cart of democracy can not go. Of course, Dr. Sher Afgan has a right to reply, accept, contradict or deny it. To say that we are not prepared to hear him, I think, it is too much. As my leaned brother has stated we must see here his side of the picture also and If what has been reported is correct then all I can say is that it is a deliberate attempt to see that democracy fails. Parliament is the highest elected body in this country. It is the duty of very member, whether of the Senate or the National Assembly, to maintain the decorum of the House. if we can not maintain the decorum particularly in respect of the language used in these Houses then we will have to hang our heads down in shame and I hope that what has been reported is incorrect and if it is correct then Dr. Sher Afgan should go personally to the house of the lady, and apologize and seek her indulgence. Thank you Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! سید فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: جناب والا! میں اس سلسلے میں پروفیسر خورشید احمد اور جناب محمد علی صاحب کے بیان کی تائید کرتا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ یہ پہلا موقع نہیں ہے اس ہاؤس میں بھی اور نیشنل اسمبلی میں بھی اس قسم کی چیزیں ہو چکی ہیں اور اس پر ہمیشہ لوگوں نے آپس میں سمجھوتہ کرا دیا لیکن یہ واقعہ جو کل ہوا ہے مجھے افسوس ہے کہ شیر افگن صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں انہوں نے یہ بھی مناسب نہیں جانا کہ کل ہی اس کا فیصلہ کر لیا جاتا افسوس یہ ہے ان کا رویہ ہمیشہ ہی ایسا رہا ہے اور جس طرح سے یہ پارلیمانی روایات کا مذاق اڑاتے ہیں۔ پرسوں احمد میاں سومرو صاحب ایک چیز چیئرمین کے نوٹس میں لائے اور یہ ایک ضروری چیز تھی مزاں صاحب کے خطاب کے ضمن

میں سپیکر صاحب سے ایک غلط بیان دلوایا۔ جب اس کا نوٹس لیا گیا تو انہوں (ڈاکٹر شیرافگن) نے بالکل صاف انکار کیا بلکہ اپنے ایک ساتھی وزیر کا یہ کہہ کر مذاق بھی اڑایا کہ تم تو اس وقت ممبر بھی نہیں تھے میں ممبر تھا تو اس قسم کی باتیں بالکل جارحانہ طور پر ہو رہی ہیں انہوں نے پارلیمانی روایات کی دھجیاں بکھیری ہیں ہر وزیر کے لئے نہ یہ سپلیمنٹری جواب نہیں دے سکتے ہیں یہ حق حکومت کا ہے کہ یہ جواب دیں لیکن اس کا کیا مطلب ہے کہ ہم لوگ اس طرح یہاں بیٹھے ہیں کہ لوگوں کا پیسہ ضائع کریں ایک گھنٹہ سوالات کا ہوتا ہے کوئی بھی منسٹر یہاں موجود نہیں ہے۔ کیا سب بستر مرگ پر ہیں ہر وقت یہ کہہ دیتے ہیں کہ rick bed پر ہیں۔ یہ صاف بتایا جائے کہ وہ آخر اس پارلیمنٹ کے وقار کا لحاظ کیوں نہیں کرتے سوالات کا ایک ہی گھنٹہ ہوتا ہے اس میں عوام کے مسائل کا معاملہ ہوتا ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ ان سوالات پر جب سپلیمنٹری سوالات ہوتے ہیں تو اس وقت وزیر انچارج موجود نہیں ہوتے ہیں میں سی او پی کے اس فیصلے کی تائید کرتا ہوں۔ البتہ ان کا فرض تھا کہ یہ پہلے settle کر لیتے لیکن چونکہ انہوں نے نہیں کیا اس کا مطلب ہے کہ یہ ابھی تک اپنی اس ہٹ دھرمی پر قائم ہیں۔ لہذا آج اس کا فیصلہ نہ ہوا تو ہم واک آؤٹ کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! جی طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، شکریہ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ میں اپنے ساتھیوں کی تائید کرتا ہوں لیکن اس میں تھوڑی سی مجھے amendment یہ کرنا ہے کہ شیرافگن صاحب کی removal کے بارے میں انہوں نے کہا کہ حکومت انہیں remove کر دے۔ میں ان کی removal کے خلاف ہوں اس لیے کہ حکمران پارٹی کے وزراء کی جو پوری لاٹ موجود ہے۔۔۔۔

(مداخلت)

+[* * * * * *]

+ بحکم جناب ڈپٹی چیئرمین، الفاظ حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: طارق چوہدری صاحب ....

بیگم شہناز وزیر علی: جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب! میں عرض کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ تشریف رکھئے، میں پہلے ہی ان کو جواب دے رہا ہوں، میں نے ان کے وہ الفاظ حذف کر دئے ہیں، ایسے الفاظ سے اجتناب کیا جائے جن سے دوسرے اراکین کی دل آزاری ہوتی ہو۔

جناب محمد طارق چوہدری: اصل میں، میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ اگر ہم اس طرح سے remove کروانا چاہیں گے تو کس کس کو remove کروائیں گے دوسری بات یہ ہے کہ کافی عرصہ سے، جب سے شیر افگن صاحب وزیر بنے ہیں، اس ایوان میں بھی مسلسل یہ احتجاج ہوتا چلا آیا ہے کہ ان کا رویہ جو ہے وہ کبھی بھی مناسب نہیں رہا ہے اور ہر وزیر کی جگہ یہ جواب دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں، بغیر کسی تیاری کے اور بغیر کسی طریقے کے، تو میں اپنی ساتھیوں کی اس سلسلے میں تائید کرتا ہوں یقیناً ہمیں ڈاکٹر صاحب کا social boycott کرنا چاہیئے اور اس ایوان میں بھی ان کا بائیکاٹ کرنا چاہیئے کیونکہ ان کا یہ رویہ ہمیں کسی طور پر بھی مناسب اور اچھا نہیں لگا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! جناب حسین بخش بنگلزئی صاحب۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب چیئرمین! جس انداز میں ہمارے لیڈر صاحب نے آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کے سامنے اپنے احساسات پیش کئے ہیں، مجھے ان کے خیالات اور معروضات سے پورا پورا اتفاق ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ میں اس میں معمولی اضافہ یوں کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے، ہم نے اور دونوں ایوانوں کے معزز اراکین نے صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان نے ایک کتاب پر ہاتھ رکھ کر اس کا حلف اٹھایا ہے، جس کا نام آئین پاکستان ہے۔ آئینی حوالوں سے ہمارے معاشرے میں، ہمارے مذہب میں جو عورت کا مقام مقرر کیا گیا ہے، اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس ملک میں رہنے والا ہر شہری .... ہر شہری میں کہہ رہا ہوں ... آئین کے حوالے سے قابل احترام ہے۔ جناب چیئرمین! جن حوالوں سے

ہم اور آپ، اس ایوان کی کارروائی کو چلاتے ہیں ان کا تعلق بھی آئین کی ان دفعات سے ہے۔ ذاتی طور پر، ہر شخص، پاکستان کا ہر شہری، پاکستان کے دس کروڑ عوام میرے لئے، آپ کے لئے اور خود یہ دس کروڑ عوام ایک دوسرے کے لئے قابل احترام ہیں چہ جائیکہ ان دس کروڑ عوام کی توجہ منتخب نمائندہ اداروں کی طرف ہو۔ ہمیں چاہیے کہ عوام کے احترام اور روایات کی پاسبانی کریں اور یہ امید رکھیں کہ ہمیں احترام اور روایات ان ایوانوں سے ملے گا۔ ہم خود ہی ان ایوانوں کے اندر بیٹھنے والے معزز لوگ، منتخب لوگ اگر اس قسم کے رویے کا مظاہرہ کریں تو آپ ہی جناب چیئرمین صاحب! بتائیے کہ ہم اس قوم کو کیا منہ دکھانے جا رہے ہیں۔

جناب والا! جہاں تک عورت کا مقام ہے، اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ میں پاکستان کے اس صوبے سے تعلق رکھتا ہوں جس کا نام بلوچستان ہے، بلوچستان میں عورت اور قرآن پاک کا احترام ایک جیسا ہے۔ جناب والا! ہمارے ہاں جب خون ہوتے ہیں، قتل ہوتے ہیں، تو اس وقت صرف عورت کو قرآن دے کر مخالف کے گھر بھیجا جاتا ہے تو اس طرح سے خون معاف ہوتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں یہ عورت کا لحاظ ہے، یہ عورت کا احترام ہے، یہ بلوچستان بھی پاکستان کا ایک حصہ ہے۔ جناب والا! تنقید برائے تنقید کی بات نہیں ہے سوال یہ ہے کہ ہم ان معزز ایوانوں میں کیا روایات چھوڑنے آئے ہیں، ان ایوانوں سے ہم اپنے ملک کے عوام کو کیا سبق دینا چاہتے ہیں۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ کم از کم سینٹ نے احترام کا جو سلسلہ جاری رکھا ہے اسے جاری رہنا چاہیئے۔ اس کے لئے تمام معزز اراکین کا تعاون چاہیئے اس کے لئے آپ کی قیادت چاہیئے۔ میں ان الفاظ کے ساتھ کل کے اس واقعہ کی مذمت کرتا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ آئندہ کے لئے ہر معزز رکن کا احترام ملحوظ خاطر رکھا جائے اور بالخصوص خواتین کا۔ شکریہ!

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u>: شکریہ! جناب بشیر احمد مٹھ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹر : جناب والا! یہ معاملہ تو بہت ہی آگے پہنچ چکا ہے، کل جو نیشنل اسمبلی میں تکلیف دہ واقعہ ہوا ہے، اس پر ہم سب کو بہت افسوس ہے، لیکن اب اس کا ایک علاج تلاش کرنا چاہیئے، اس کی وجہ میرے خیال میں یہ ہے کہ وزیر موصوف کو پارلیمنٹری آفیئرز کا ڈپٹی منسٹر بنایا گیا ہے۔ لیکن وہ جواب ہر وزارت کے سوالات کے دیتے ہیں اور ہر بات پر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی آئن سٹائن سے کوئی سوال پوچھے تو وہ شاید اس کا بھی جواب دیں گے۔۔۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کی جو فیکلٹیز ہیں۔

About his faculties, with due respect, I would say that they are very limited. So, what I would suggest is that when other Minister are present in the House, they should take the House seriously. When the Law Minister is present and somebody asks a question about law even then the Minister of State for Parliamentary Affairs, gets up and replies. Similarly, if somebody asks a question about Education or Science in that case also, he gets up.

(Interruption)

Begum Shehnaz Wazir Ali: I interrupt the honourable Senator and say that whenever I have been in the House and a question regarding education has been asked, I have answered it and I say that a large number of very unacceptable types of comments have been made here with regard to the honourable Members of this House.

(Interruption)

Mr. Deputy Chairman: You will get the floor.

Begum Shehnaz Wazir Ali: He is alluding to me personally. I have been in this House whenever there are questions with regard to education.....

(Interruption)

Mr. Deputy Chairman: This is not to you specially. He is referring to some of the examples. You will get the floor. You will get right to reply to the question. All of you will get a chance.

Mr. Basheer Ahmad Matta: That may be exception. There ar always exceptions to the rules.

Mr. Deputy Chairman: That is right.

Mr. Basheer Ahmad Matta: What I want to say is that either t government, if they want to take the Parliament seriously, should appoint Minister who can deal with the parliamentarians with the solemnity th they deserve as representatives of the will of the nation, if not, then I wou say that the Ministers who are incharge (some changes must be made in t rules), only, they are bound to answer the question, concerning the departments, when they are present in the House. The trouble with t Minister under discussion is that he is under too much burden in the whi he cannot cope up with so much burden. so, all the time he plays with wor and always carves out pretexts not to answer question. Sir, when we a questions, there is a background to it. People come to us and they ha problems and then we present their problems in the form of questio or motion in this House. If the government does not deal with th seriously, then we cannot function, Sir, as representatives of the people really the only remedy is that they should change the profits of the Minis in question and then the whole thing will run smoothly.

Also, some changes must be made in the rules so that Minis concerned when present in the House must by a law, be obliged to ans question relating to their departments asked by Senators or Members of National Assem

Thank you very much.

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much.

Begum Shehnaz Wazir Ali you wanted to say something. Please.

Begum Shehnaz Wazir Ali: Mr. Chairman, thank you for giving m floor.

جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتی تھی کہ جس واقعہ کا یہاں پر ذکر ہو رہا ہے، اس پر تنقید بھی ہو چکی ہے اور اس کی تردید بھی ہو چکی ہے، میں ثبیت عورت سمجھتی ہوں کہ عورت کا جو مقام ہے، جس طرح سے عورت کو ت دینی چاہیئے، نہ صرف پارلیمنٹ کے اندر بلکہ پارلیمنٹ کے باہر بھی،

اس کی ہم سب حمایت کرتے ہیں۔ کوئی ایسا واقعہ جو چاہے اس ہاؤس میں ہو یا دوسرے ہاؤس میں ہو، جس سے کسی ممبر کی توہین کی جائے، اس کی عزت پر کسی قسم کی چوٹ لگائی جائے، ایسے واقعات کی ہم بھی تردید کرتے ہیں لیکن میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ کیا کوئی ایسا رول ہے کہ اگر کسی ہاؤس میں کوئی واقعہ ہو جائے تو اس کی basis پر یہاں پر کسی منسٹر کا سوال کے جواب دینے کا جو privilege ہے۔ وہ واپس لیا جا سکتا ہے یا اس منسٹر کا بائیکاٹ کیا جا سکتا ہے، میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے وزیر صاحب کا حق ہے کہ آج بھی جو سوال یہاں آئیں ان سب کا وہ جواب دے سکیں۔

There is no rule in the book of rules and procedure for the Senate proceedings which indicates that the honourable Minister may not be allowed to answer any question or may not be allowed to move any Bill here on the basis of any incident which may have taken place in the other House.

The other thing which I would wish to submit to you Sir, is that when any comments are made on the floor of the House there has been some provocation for these comments. In the proceedings of the House of National Assembly yesterday, the Minister concerned was answering certain question numerious questions were put to him by the Opposition Benches well beyond the scope permitted by the honourable chair of the House. The honourable Chair of the House at that time continued to allow questions because an honourable Member continued to insist upon asking the questions which were not relevant. Subsequently, various other provocative statements were also made in the House. So, if any comments were made from one side or the other, there is a responsibility that lies on the shoulders of both sides to maintain the decorum of the House. I do wish to state here that a rather partisan and prejudicial attempt has been made here to portray the proceedings of the House yesterday in a very exaggerated manner which was not so. I am sure Dr. Sher Afgan will also speak on the subject and clarify what exactly happened yesterday so that the honourable Senators are fully informed. I also wish to say that frequently, implications are drawn from an incident which may have taken place and subsequently they are enlarged to include

the scope of everybody in the government and the entire government being irresponsible, the entire government not working, the Ministers not being here to answer questions and I think these sorts of exaggerations.....

Mr. Deputy Chairman: I think they are referring to that one fish in a pond.

Begum Shehnaz Wazir Ali:..... I would wish to submit Mr. Chairman Sir, are most unreasonable and do not at all suit the dignity of this House here or the decorum of this House and with the greatest respect that I have for the honourable Senators in this House, since we are talking about upholding the dignity and maintaining the decorum of this House, It is equally incumbent upon the honourable Senators here not to use the language which is provocative and such language was again used, at the same time, while criticizing and incident of a similar nature that took place in the other House So, I would wish to draw these things to your attention and I also wish to say that there has been a great deal said about the dignity of women in the House of Parliament. The dignity of women has not been maintained previously for many years and today when women's dignity is being upheld and being held as sacrosanct and being talked about with such glowing words and phrases I would wish to remind my honourable brothers here that in this very city, in many other cities of Pakistan, women have been maltreated. They were abused they were lashed, they were dragged on the main streets of Pakistan during the Martial Law years and at that time there were very few men who came out to protect the honour of women.....

(Interruption)

Mr. Deputy Chairman: Please maintain the decorum.

Begum Shehnaz Wazir Ali: I am making a historical reference and I am not making a reference to any member of the House here. But, I do think that when we speak about the dignity of women, our history should remind us that frequently the dignity of women in this country has been abused in public places and very few honourable men who are sitting here today were witness at that time or spoke up at that time. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Deputy Chairman: Thank you.

سید عباس شاہ: مجھے اجازت ہے جناب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شاہ صاحب! ابھی آپ کو موقع دیں گے جی ملک صاحب

ملک مشتاق احمد اعوان: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوری دور بڑی طویل جدوجہد کے بعد آیا ہے۔ ہم حکومتی پارٹی کے ناتے سے نہیں، ایک جمہوری ہونے کے ناتے سے اس ایوان کو جو کہ ایک Sacred House ہے upper House ہے یقین دلانا چاہتے ہیں کہ اس process کو ہمیشہ قائم دائم رکھنا چاہتے ہیں، غلط فہمیاں یا کسی قسم کی رنجشیں آپس میں ہو جاتی ہیں، کل کے واقعات کو جس انداز میں ہمارے معزز اراکین سینٹ تک پہنچایا گیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اسے ٹھیک طریقے سے ان تک نہیں پہنچایا گیا۔ اصل واقعات جو میں اپنے معزز ممبران کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں کہ شیرافگن صاحب سوالات کا جواب دے رہے تھے، اور اس میں نکتہ اعتراض بھی آیا کہ یہ ساری منسٹریوں کے سوالات کے جوابات نہ دیں، چنانچہ سپیکر صاحب نے اس میں hold کیا کہ آئندہ اس متعلقہ منسٹری کے جو منسٹر صاحب ہیں وہ آئیں اور جواب دیں۔ اس کے بعد جب کہ سپیکر صاحب کی رولنگ ہو چکی تھی تو کوئی جواز نہیں تھا کہ شیرافگن صاحب کی ذات کے متعلق کوئی معزز ممبر کچھ کہتا۔ بہرحال اذان ہوئی اور اس کے بعد یہ ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو کہ نہیں آنا چاہیئے تھا۔ میں اپنے معزز اراکین سینٹ کو یقین دلانا چاہتا ہوں اور بطور چیف وہپ آف دی پارٹی کے یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم ہمیشہ عورتوں کی عزت کرتے رہے ہیں کیونکہ ہماری لیڈر عورت ہے۔ ہم عورتوں کی عزت ان کے صحیح مقام کے مطابق کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد جب نماز کا وقفہ ہوا تو میں خود اور افتخار گیلانی صاحب شیرافگن صاحب کے پاس گئے اور ہم نے ان کو راضی کیا کہ وہ ایوان میں آئیں اور اس معاملے کو طے کر لیں اور ان سے معذرت کر لیں۔ ہوا جناب چیئرمین! صاحب یہ کہ اسی وقفے کے دوران معزز اراکین اپوزیشن نے پریس کانفرنس hold کی اور پریس والوں تک یہ معاملہ گیا۔ ہم جناب شیرافگن صاحب کو لے کر

ہاؤس میں واپس آئے تو اس وقت ہاؤس کی کارروائی شروع ہو چکی تھی، اور ہمیں انہوں نے بتایا کہ آپ نے یہ کیا کیا ہے، کیا ہوا ہے، اس سے پہلے پریس کانفرنس ہو چکی تھی تو میں جناب گزارش کرتا ہوں اس ایوان کو میں احترام کے ساتھ بتاتا ہوں کہ اس معاملے کو ہم resolve کروا رہے ہیں اور انشاءاللہ یہ معاملہ کل تک resolve ہو جائے گا اور اس قسم کے واقعات دوستوں، بھائیوں، ممبران میں ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن عزت، احترام، صبر و تحمل کا جو دامن ہے وہ کسی طرح بھی، نہ میرے معزز اراکین سینیٹ کو چھوڑنا چاہیئے، اور نہ ہی ہمیں۔ تاکہ یہ جمہوری عمل جاری رہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ اس معاملے کو ہم جلد سے جلد resolve کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! جناب ظفر علی شاہ صاحب۔

سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین! آج کی proceedings کی جو ابتدا ہوئی ہے جس میں ایوان کے حزب اختلاف کے جو لیڈر شامل ہیں ان کا میں ذاتی طور پر احترام کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ کل کے واقعہ میں ہم منسٹر آف سٹیٹ فار پارلیمنٹری افیئرز کو مورد الزام گردانتے ہیں اور ان کا رویہ بالکل غلط تھا اور انہوں نے کل جو زبان استعمال کی وہ صحیح نہیں تھی۔ جناب میں یہ عرض کروں گا کہ میں وہاں کل موجود نہیں تھا، لیکن میں نے جو اخبار میں پڑھا ہے چونکہ انہوں نے بھی اخبار کا ہی حوالہ دیا ہے تو بغیر نام لئے میں یہ عرض کروں گا کہ اس میں یہ لکھا گیا ہے۔

"A Minister and a fiery lady Member of the Opposition exchanged unseemly ....."

Mr. Deputy Chairman: Faseih Sahib, let him finish.

سید فصیح اقبال: میرے خیال میں ممبران کا وقت بڑا قیمتی ہے اخبارات کو سب نے پڑھ لیا، پوری قوم نے پڑھ لیا ہے۔ جیسے مشتاق صاحب نے کہہ دیا کہ وہ موجود تھے اور انہوں نے کافی کچھ کہہ دیا ہے۔ یہ آپ

defend تو نہیں کرا رہے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : میری عرض سن لیجئے ۔ میرے خیال میں یہ معاملہ ممبران کے وقت سے زیادہ اہم اور قیمتی ہے ۔ چونکہ اس معاملہ کو آپ نے چھیڑا ہے ایک سائیڈ کو سن لیا تو دوسری کو بھی سن لیا جائے سب کو پورا موقع دیا جائے ۔ اس میں کوئی بات نہیں ہے No point of order سید ظفر علی شاہ صاحب فرمائیے ۔

سید ظفر علی شاہ : میں نے مشکل سے ایک یا دو منٹ ہی لیے ہیں ۔ وہ ذرا صبر و تحمل سے کام لیں تو میں مشکور ہوں گا ۔

Mr. Deputy Chairman: Please let me deal with it.

Syed Zafar Ali Shah:

"A Minister and a fiery lady Member of the Opposition exchanged unseemly remarks or should one say mild abuses as the proceedings broke for the Maghrab Prayers".

اتنا ہی مجھے کہنا ہے ۔ مجھے اور کچھ نہیں کہنا ہے ۔ اگر اس اخبار کے حوالے سے دیکھا جائے تو ،

It was an exchange of some unseemly stances and words and I think it was done after the Speaker adjourned the House. Therefore, to say that it happened while the House proceedings were being conducted will not be totally correct. My humble submission is that it is like making a فرد جرم (charge-sheet) against the government party that it is careless about everything and the Minsters are, in their own words "نا اہل" (inefficient) or even worst was said.....

Mr. Deputy Chairman: That was expunged Shah Sahib.

Syed Zafar Ali Shah: Yes. But even otherwise I mean leaving aside the particular words that were used by an honourable Member here. I would say that the whole tenor of the speech and whole way of presenting their point of view was derogatory. I would refer to Rule 200(f) of the Rules of Procedure & Conduct of Business in the Senate which says:

[Shed Zafar Ali Shah]

"A member while speaking shall not

(f) use offensive expressions about the conduct or proceedings in the joint sitting, Senate, National Assembly or a Provincial Assembly;

(g) unnecessarily cast reflection on the conduct of any person who cannot defend himself before the Senate;

Akhunzada Baharwar Saeed: Point of order, Sir.

Mr. Deputy Chairman: Akhunzada Sahib, please.

Syed Zafar Ali Shah: Let me say. To tell a member not to speak or not to allow any Member to defend himself is not correct. Is it not saying that Sir?.....

Mr. Deputy Chairman: No Shah Sahib, please, you have got the floor, you continue.

Syed Zafar Ali Shah: My submission is that if we read the rule it says that if a person, who cannot defend himself, is not fair for a criticism to be laid on his doorstep. So, what I mean to say is that when you tell a Member or the Minister that we boycott his participation and we totally will not be prepared to listen to him it is like condemning a person and telling him that we will not listen to his side of the story and then he cannot defend himself. So, we are violating the rules and apart from that I would say that any Minister has got the right to reply on behalf of the other Minister. That is considered throughout the world, not only in this House but anywhere in the world. You see, we are not the single House in the whole comity of Nations. We are one of the so many Houses. So we must say.....

Mr. Deputy Chairman: But Shah Sahib we are bound by our rules of business in the House.

(Interruption)

Let him finish.

Syed Zafar Ali Shah: I simply wanted to say that when a Minister

answers on behalf of another Minister who, perforce, has to do something on that particular day, he can do that. I have great regard for this House. This is an Upper House. And I myself have always been available here when the other Ministers were not available and I have answered the question. So, there are cases when the Ministers can't reach.....

Mr. Deputy Chairman: But Shah Sahib most of the time.....

Syed Zafar Ali Shah: But this has been challenged i.e. the right of the Minister. His capabilities have been challenged.

Mr. Deputy Chairman: No Shah Sahib, they never challenged his capabilities but he is under pressure. I mean responding on behalf of so many Ministries that is why this House is feeling some difficulty.

Syed Zafar Ali Shah: Sir, I want to finish my speech. I simply wanted to bring my point of view that the Minister has the right and we cannot attack his capability.

Mr. Deputy Chairman: That's right. On behalf of the Cabinet any Minister can respond. It is in the rules. Thank you very much.

Yes, Mr. Abbas Shah Sahib.

سید عباس شاہ: شکریہ! جناب چیئرمین، جس واقعہ پر آج ہم بول رہے ہیں یہ ایک بہت شرمناک واقعہ ہے۔ یہ پارلیمنٹ ہے اور پارلیمنٹ کی طرف ساری قوم کی نظریں لگی ہوتی ہیں میں کچھ وزراء صاحبان کے بیانات بھی سن چکا ہوں خاص کر حکومتی بنچوں کی طرف سے ملک مشتاق اعوان صاحب نے جو کہ چیف وہپ بھی ہیں اور میں ذاتی طور پر ان کی بہت زیادہ قدر کرتا ہوں یقینی طور پر ایک explanation پیش کی لیکن شاہ صاحب کے بقول اخبار کا بیان بھی پڑھا جائے تو اس واقعہ کے بعد میانوالی سے تعلق رکھنے والے ممبر نے جو اخباری بیان دیا ہے وہ بھی قابل غور ہے۔ یہ معزز خاتون پاکستان کی پارلیمنٹ میں ایک اعلیٰ حیثیت رکھتی ہے اور ان کی موجودگی پارلیمنٹ میں ہمارے لیئے ایک فخر کا مقام ہے ان کی کارکردگی کو آپ دیکھیں ان کی جمہوریت کے لئے continuous struggle کو دیکھیں اس

[Syed Abbas Shah]

کے لئے ان کی fights کو بھی دیکھیں اور اس اخباری بیان کو بھی دیکھیں ان سے پہلے بھی قومی اسمبلی میں ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ اس میں معافیاں مانگی گئیں ہم نے ابھی اس کو اتنا serious نہیں لیا۔ جناب چیئرمین صاحب! میں حکومت کی توجہ بار بار اس طرف مبذول کراتا رہا ہوں۔ آپ غور کریں کہ یہ بات میانوالی سے تعلق رکھنے والے ممبر کے خلاف ہی کیوں اٹھائی جاتی ہے۔ جناب والا! پچھلے ایک سال بلکہ ۱۵ مہینے میں آپ اس پارلیمنٹ کا ریکارڈ دیکھیں یہ ٹھیک ہے کہ جیسے کچھ صاحبان کہہ بھی رہے ہیں کہ وہ جواب دے رہے ہیں یقیناً کچھ منسٹر صاحبان جواب دے رہے ہیں لیکن آپ ریکارڈ دیکھیں تو زیادہ تر ڈاکٹر شیرافگن ہی جوابات دیتے ہیں۔ آج ہم کیوں آپ کو یہ چیز بار بار کہہ رہے ہیں کہ ہم اس کو سننے کے لیے تیار نہیں ہیں کیوں کہ کئی بار ان کو ذاتی طور پر بھی درخواست کی گئی کہ وہ اس ایوان کی عزت اور وقار کو قائم رکھیں اور اشتعال انگیز باتیں نہ کریں جس subject کو وہ جانتے ہیں اس کے متعلق بات کریں کیوں کہ ہم عوامی مسئلے آپ کے سامنے لاتے ہیں اور عوام کو بتانا ہے کہ یہ جمہوریت ہے۔

ہماری وزیر مملکت برائے تعلیم نے ذکر کیا کہ عورتوں کا وقار ملحوظ نہیں رکھا گیا اگر کسی نے غلط کام کیا تو کیا آج وہی غلطی ہم بھی کریں۔ جناب والا! پاکستان میں جمہوریت کی بات یا آمریت کی بات ہو رہی ہے۔ مس رابعہ کا واقعہ بھی مجھے یاد ہے جس کو اتنا مارا گیا کہ وہ مر گئی اور وہ بھی اپنے دور کو جمہوری دور کہتے تھے۔ ان چیزوں کو دہرانا ہمارے لیے کوئی قابل فخر بات نہیں ہے۔ اگر کوئی میری طرف سے میرا دوست یا میرا بھائی یہ فعل کرے تو مجھے اس پر شرمندہ ہونا چاہیئے آنکھیں اٹھا کر یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ جی فلاں نے یہ کیا، آپ نے برٹش پارلیمنٹ کا ذکر کیا کہ وہاں لڑائیاں ہوتی ہیں وہاں یقیناً لڑائیاں ہوتی ہیں لیکن وہ پارلیمانی روایات کے اندر رہ کر لڑی جاتی ہیں پارلیمانی روایات کو کبھی بھی نہیں توڑا جاتا، اب شاہ صاحب نے رولز آف پروسیجر کی بات کی۔ پارلیمنٹ ہمیشہ تین چیزوں سے چلتی ہے،

Constitution Rules & Procedure اور traditions اور اقدار ہوتی ہیں۔ ہر قوم کی اپنی روایات اور اقدار ہوتی ہیں ہم نے اس ہاؤس کو اپنی روایات اور اقدار کے مطابق چلانا ہے ہم اس معاشرے کی اقدار کے ساتھ اس کو نہیں چلا سکتے جہاں شراب پی جاتی ہے یہ ایک اور معاشرہ ہے یہ مسلمان معاشرہ ہے یہاں ہمیں اپنی روایات قائم کرنی ہیں اور اس روایت میں آج جو فیصلہ سینیٹ نے کیا ہے بڑا سوچ سمجھ کر کیا ہے اس سینیٹ کا ساڑھے چار سال کا ریکارڈ ہے کہ کوئی جذباتی فیصلہ ہم نے نہیں کیا۔

جناب والا! کل یہ وزیر صاحب قومی اسمبلی میں جا کر اپنی پوزیشن صاف کر لیں تو ہم بھی انہیں WELCOME کریں گے۔ میں حکومت پر اعتراض نہیں کر رہا ہوں یہ حکومت کے ایک رکن کے طور پر اپنا کام کریں گے اور ہم اپنا حق استعمال کریں گے اور اصرار کریں گے کہ جس محکمے سے کوئی وزیر تعلق رکھتا ہو وہی جواب دے exceptional cases میں دوسرے وزیر صاحب جواب دے سکتے ہیں لیکن normally ہمیں ضرورت ہے قوم کو یہ ضرورت ہے، ہماری ذات کے لیے ضرورت نہیں ہے کہ جو سوال ہم کریں متعلقہ محکمے کا وزیر ہی اس کا جواب دے اور جو بائیکاٹ ان کا کیا جائے گا یہاں پر اس کی explanation کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں کیونکہ Witnesses we are not witness to it. اور جو aggrieved party ہے وہ اپنے آپ کو defend بھی کر سکتی ہے وہاں پر وہ clear ہو جائے we are ready to accept him again پہلے بھی کیا ہے اور آئندہ بھی کریں گے۔

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین:</u> شکریہ جناب، جناب محمود احمد منٹو صاحب۔

<u>جناب محمود احمد منٹو:</u> جناب والا! ایک نہایت ہی شرمناک اور المناک واقعہ ہوا ہے جس کے متعلق آج بات ہو رہی ہے مجھے تعجب ہے اور میں اس بات پر شرمندہ ہوں کہ ہماری ایک خاتون وزیر نے اس معاملے کو defend کرنے کی کوشش کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ہم عورتوں کا بہت احترام کرتے ہیں شاید زبانی طور پر۔ خاتون کو یہ سوچنا چاہیئے کہ اگر

ان کا ایمان اور عقیدہ یہ ہے کہ عورتوں کی عزت ہونی چاہیئے تو ان کی بے عزتی اور ان کی ہتک اگر ان کا اپنا بھائی یا ان کا اپنا باپ بھی کرے چہ جائیکہ خالی پیپلز پارٹی کا ایک وزیر کرے اس کو انہیں condemn کرنا چاہیئے ہم نہیں کہتے کہ اس کو گالیاں دو یہ بدتمیزی ہوگی ہم بھی گالیاں نہیں دیتے ہم بھی اس کی شان کے خلاف کوئی بات کہنے کے لیے تیار نہیں ہیں مگر یہ حق تو ہمارا ہے کہ اگر ہماری ایک بہن کی ہتک کی جائے اس کے متعلق نامناسب الفاظ کہے جائیں ۔۔۔ ہم نے کب کہا ہے کہ ہم سینیٹ کو توڑ دیں گے ۔ ہم نے یہ کب کہا ہے کہ فلاں کو ہم اغوا کر کے لے جائیں گے ہم نے کہا ہے کہ ہم ایسے آدمی کی بات نہیں سنیں گے ۔ یہ ہمارا حق ہے اور ہم ان کی بات نہیں سنیں گے ۔ آپ اگر یہ کہیں کہ اس کو سننا بھی تم پر لازم ہے خواہ وہ گالیاں نکالے اور آپ کہیں کہ آپ اس کی بات ضرور سنیں اور ایوان سے باہر نہ جائیں یہ بات آئین کی رو سے قانون کی رو سے پارلیمنٹری پریسیجر کی رو سے کسی طرح بھی روا نہیں رکھی جا سکتی ۔ ہاں یہ ٹھیک ہے بعض لوگ کوشش کرتے ہیں کہ طرفین کی تھوڑی تھوڑی بات کر دی جائے تاکہ دونوں اطراف کے لوگ خوش رہیں ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں یہ بات نہیں کر سکوں گا ۔ اگر ایک بات غلط ہے تو میں اسے غلط کہوں گا اور اسے غلط کہنے کا مجھے حق ہے کوئی صاحب جو قانون نہیں جانتے جنہوں نے کبھی قانون کی کتاب کھول کر پڑھی نہیں وہ اگر ہم کو قانون سکھاتے ہیں وہ ہم کو law & procedure سکھاتے ہیں ۔ جناب جو آدمی اپنے کو defend نہ کر سکے اس کے متعلق آپ کوئی بات نہ کہیں کوئی بات نہ کریں کیوں وہ defend نہیں کر سکتے ۔ اللہ کے فضل سے ڈاکٹر صاحب موجود ہیں ۔ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے ہیں ۔ کیوں اپنے آپ کو defend نہیں کر سکتے ؟ یہ تو اس شخص کے متعلق ہے ۔ جو غیر حاضر ہو اس کی غیر موجودگی میں اس پر تنقید کی جائے ہم نے تو کوئی تنقید کی نہیں اگر کی ہے تو ان کی موجودگی میں کی ہے اور وہ اپنے آپ کو defend کر سکتے ہیں اس واسطے قانون پڑھنا اور قانون سمجھنا یہ پہلے

ذرا سیکھ لیں تو پھر آجائیں یہی اعتراض شروع سے ہی ہم نے ڈاکٹر شیرافگن کے متعلق کیا تھا اور نہایت مؤدبانہ طریقے پر نہایت شائستہ طریقے سے کیا تھا اور بڑی خوش اسلوبی سے بار بار ہر سیشن میں ہم یہ کہتے رہتے تھے۔ جو کام ان کا ہے وہ کریں وہ ڈاکٹر ہیں۔ سومرو صاحب بھی کہا کرتے تھے کہ ڈاکٹر صاحب نے بھی ہمیں قانون پڑھانا شروع کر دیا ہے آج وہ کہتے ہیں کہ نہیں کہنے دو ان کو۔ مگر نہیں جو بات آپ نے قانون کی سیکھنی ہے وہ سیکھئے جن لوگوں نے آپ کو اس ڈیوٹی پر لگایا ہے۔ ان کو کہیئے خدا کے واسطے مجھے قانون سیکھا کر پڑھا کر وہاں بھیجئے تاکہ میں جوابات دے سکوں یہ نہیں کہ آپ امرت دھارا ہیں اور دنیا بھر کا جو کام آئے گا۔ اس کے لئے اس امرت دھارا کی ایک خوراک پلا دو اور وہ ہیں ڈاکٹر شیرافگن صاحب۔ شیرافگن صاحب امرت دھارا تو نہیں ہیں ہر چیز کی دوا تو وہ نہیں ہیں۔ خدا کے فضل سے ہوشیار آدمی ہیں لائق آدمی ہیں اچھی تقریر کرتے ہیں مگر اسی چیز کے متعلق جن کے متعلق ان کو کچھ پتہ ہو جس کے متعلق ان کو کچھ پتہ ہی نہیں اس پر آپ قانون کی interpretation کرنا شروع کر دیں تو یہ ذرا زیادتی ہو جائے گی اور لوگوں نے بار بار اس کے متعلق اعتراضات کیے ہیں۔ اس واسطے ایک عورت کے متعلق ایک ایسی بات کہنا جو خفیف ہو جو اس کی شان کے خلاف ہو۔ وہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی مرد کو بھی زیب نہیں دیتا کہ اس کو defend کرے یہ بڑی شرمناک بات ہو گی۔ وہ کوئی ایرے غیرے کہ کوئی خاتون جس کی ہم بے حد عزت کرتے ہیں۔ محض اس لیئے کہ وہ پاکستانی مسلمان لڑکی ہے اس لیے نہیں کہ وہ وزیر ہے بلکہ محض اس لیے کہ وہ پاکستانی مسلمان لڑکی ہے ہم دل و جان سے اس کی عزت کرتے ہیں اور ہم کسی کو موقع نہیں دیں گے کہ ہمارے سامنے اس کی ہتک کرے۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین صاحب بات جو میں کہہ رہا تھا وہ یہ ہے عام طور پر یہاں یہ سمجھا جاتا ہے کہ وزیر جو اس ہال میں ہیں آتے ہیں وہ کوئی privileged لوگ ہیں۔ ان کا یہ privilege ضرور ہے کہ وہ وزیر ہیں گورنمنٹ میں ان کا privilege

ہوگا مگر as member of the Senate or as ner ber of the Parliament
ان کو رولز میں کسی قسم کی کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے کیونکہ رولز میں لکھا ہے کہ جب چیئرمین صاحب بولنا شروع کریں گے۔ ممبر خواہ کوئی بھی ہو وہ وزیر نہیں خواہ وزیر اعظم ہو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: پریس گیلری سے گزارش ہے کہ وہ ذرا آواز کو کم رکھیں اس لیے کہ ہاؤس disturb ہو رہا ہے پریس گیلری سے برابر آواز آ رہی ہے۔ جی منٹو صاحب فرمائیے۔

جناب محمود احمد منٹو: میں نے عرض کیا کہ یہ قاعدہ نہیں ہے۔ آپ نے دیکھا کہ آپ جب رولنگ دینے لگتے ہیں تو ہم لوگ بیٹھ جاتے ہیں، کیونکہ two persons cannot speak at the same tin e. مگر وزیر صاحب کا attitude ایک وزیر کا نہیں اکثر وزیر صاحبوں کا یہ attitude ہے کہ چیئرمین صاحب خواہ کچھ کہتے رہیں وہ کہتے ہیں کہ نہیں مجھے یہ بات کرنی ہے میں نے یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے میں تو بات مکمل کروں گا تو ان باتوں میں ان کا کوئی privilege زیادہ نہیں ہوتا میں آج آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں، خدارا اس کو باقی چیزوں سے علیحدہ کر دیجئے۔ یہ incident جو ہوا ہے یہ بہت پلید incident ہے بہت شرمناک ہے اور اگر یہ ایسا ہے اور ہماری بہن کی بے عزتی ہوئی ہے۔ اور اب یوں ہاتھ ہلا دینے سے کہ نہیں ہوئی ایک آدمی کی گواہی نہیں ہو گی۔

Let the person who is being accused say if he wants to say any thing. Let him defend himself and if he can prove that it is wrong then let him compromise with the lady.

یا یہ بتائیں کہ کیوں؟ اب کہا یہ گیا کہ وہاں لوگ بڑے سوال پوچھ رہے تھے بڑے واہیات قسم کے سوالات اسمبلی میں پوچھ رہے تھے متعدد لوگ پوچھ رہے تھے۔ میں لیڈی منسٹر صاحبہ کو یہ یاد کراتا ہوں کہ وہاں آپ ہی کا سپیکر ہے۔ اسمبلی کا سپیکر نہایت ہوشیار آدمی، نہایت شریف

آدمی اور لائق آدمی ہے اس کی لیاقت میں کوئی شک بھی نہیں ہے اور وہ ہاؤس کو کنٹرول کر رہا تھا جب وہ لوگوں کو سوال پوچھنے کی اجازت دے رہا تھا تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ نہیں وہ irrelevant سوال تھے وہ غلط سوال تھے وہ بہت لوگوں کو نہیں پوچھنے چاہئیں تھے۔

Please do not assume the duty of the Speaker of the Assembly to yourself.

میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ممبران کچھ سوال پوچھ رہے تھے تو اس سے تنگ آ کر خواہ وہ وزیر ہو یا وزیر اعظم ہو یا کوئی وزیر مملکت ہو ان کا کسی عورت کے خلاف کوئی بات کہنا اسے زیب نہیں دیتی ہے، میں تو ان لوگوں میں سے ہوں۔ یہ کہتے ہیں کہ ایسی مثالیں عام ہوتی ہیں، ہاں ہوں گی۔ اگر میری اور ڈاکٹر شیرافگن کی لڑائی ہو جائے میں تو شاید دوسری دفعہ اس کا ذکر بھی نہیں کروں گا۔

I am in a position to talk to him on the same level as he will talk to me and perhaps use the same language or even worst language.

مگر عورت کے معاملے میں یہ بات نہیں ہے اس واسطے اس کے متعلق یہ بات نہیں کہی جا سکتی کیونکہ بہت سارے واقعات ہوئے ہیں اور میں پھر ایک بات بھی ان کو یاد دلا دوں وہ یہ کہتے ہیں کہ مارشل لاء کے دوران ایک واقعہ جو ہوا ایک طرف تو ہمیں کہتے ہوں کہ مارشل لاء جو کسی dictator کا تھا اس کی تمام باقیات ہو اور وہ بڑی خراب بات تھی۔ ان کے تمام قانون کو منسوخ کریں.....

سید ظفر علی شاہ: پوائنٹ آف آرڈر، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آرڈر آف دی ڈے میں کوئی تبدیلی کی ہے یا اس میں ڈبیٹ کی کوئی گنجائش نکالی ہے۔

Mr. Deputy Chairman: You are pointing it out after you had the floor Shah Sahib. Let the other Members have their right.

(Interruption)

[Mr. Deputy Chairman]

I know about the rules also but I gave my decision. This is an important issue let us deal with it. Thank you very much. No point of order.

جناب محمود احمد منٹو: حضور نے جواب دے دیا ہے، مگر یہ اعتراض مجھ پر ہے مجھے بھی ایک آدھ منٹ کے لئے موقع دے دیں تاکہ میں بھی ان کی خدمت میں مؤدبانہ عرض کر دوں کہ جو چیزیں ان کو اپنے خلاف سننے میں بھلی معلوم نہیں ہوتیں وہ ہمیں کیوں سناتے ہیں" ان کا طریقہ کار یہ ہے کہ موقع ڈھونڈا، آپ سے اجازت لی کہ میں تقریر کروں گا اور جب اپنی تقریر وغیرہ مکمل ہو گئی اور اپنے ساتھیوں کی بھی مکمل ہو گئی، تو پھر کہہ دیا کہ یہ ہاؤس آرڈر میں نہیں ہے یہ بات غلط ہے جو چیز اپنے لئے پسند کرتے ہو، وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرنی چاہیئے۔

سید افتخار حسین گیلانی: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں .....

Mr. Deputy Chairman: No cross talk please.

جناب محمود احمد منٹو: جناب والا! میں بھی کاغذات ہلا سکتا ہوں، کاغذ ہلانے سے بات نہیں بنتی۔

Mr. Deputy Chairman: Please address the Chair Minto Sahib.

جناب محمود احمد منٹو: جناب، وہ میری طرف کاغذ ہلا ہلا کر بات کر رہے تھے، میں نے تو کاغذ بھی بڑے مؤدبانہ طریقے سے ہلائے ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: This is how you initiate.

اسی طرح تو جھگڑا شروع ہوتا ہے۔

جناب محمود احمد منٹو: میں نے aggressive طور پر کاغذات نہیں ہلائے، مؤدبانہ طور پر ہلائے ہیں تاکہ ان کو معلوم ہو سکے کہ کاغذ ہلانے سے پوائنٹ جیتا نہیں جاتا، میں نے ۵۲ برس وکالت کی ہے۔

Mr. Deputy Chairman: No doubt in it.

جناب محمود احمد منٹو: ہم نے بہت سے لوگوں کو کاغذ ہلاتے دیکھا ہے، مکہ بازی بھی کرتے دیکھا ہے، گالیاں نکالتے بھی دیکھا ہے۔

Mr. Deputy Chairman: But not in the House.

جناب محمود احمد منٹو: مگر پارلیمنٹ میں اور ایک ایسے ہاؤس میں یعنی سینیٹ میں ذرا شریفانہ طریقہ ہی اختیار کر لیا جائے تو بہتر رہے گا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اس معاملے کا کوئی اچھا حل نکل آئے گا، اور کچھ compromise ہو سکے گا۔ مگر میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اس سے اگر پیپلز پارٹی والے اور یہ حکومت سمجھ لے کہ یہ وزیر جو ہیں، ان کو rest کرنے کیلئے یا دوسرے کام کرنے کیلئے ہی تنخواہ نہیں دے رہے ہیں بلکہ اس ہاؤس میں آ کر جواب دینے کے لئے بھی دے رہے ہیں، یہ طریقہ اپنایا جائے تو یہ معاملہ جلد ختم ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! قاضی عبداللطیف صاحب قاضی صاحب نماز کا وقت بھی ہونے والا ہے۔

قاضی عبداللطیف: میں محترم محمد علی خان صاحب کی اس تجویز کی حمایت کرتا ہوں جو انہوں نے ہاؤس میں پیش کی ہے۔ بعض دوستوں نے یہاں یہ تجویز پیش کی ہے کہ یہاں ڈاکٹر صاحب کو اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع دینا چاہیئے اس سلسلے میں، میں گزارش کروں گا کہ اگر صاحب نے اپنی صفائی پیش کرنی ہے تو وہ قومی اسمبلی میں پیش کریں اگر وہاں پر ان کی پیش کردہ صفائی مان لی جاتی ہے تو غالباً ہماری صلح بھی ہو جائے گی۔

جہاں تک ڈاکٹر صاحب کے طریقہ کار کا تعلق ہے یہ ایک دن کی بات نہیں ہے، بلکہ پندرہ مہینے کی بات ہے، اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ کسی بادشاہ نے ایک خواب میں دیکھا تھا کہ میرے سارے دانت نکل گئے ہیں اس نے کسی تعبیر کنندہ سے پوچھا کہ اس کی تعبیر کیا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یعنی نئے نکلے ہیں یا باہر نکل گئے ہیں۔

قاضی عبداللطیف: یعنی سارے دانت نکل گئے ہیں۔ اس کی تعبیر بادشاہ نے پوچھی تو تعبیر کنندہ نے بادشاہ کو بتایا کہ حضور والا، اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے جتنے بھی رشتہ دار ہیں، آپ کے سامنے وہ سارے فوت ہو جائیں گے۔ اس پر وہ بڑا رنجیدہ ہوا۔ اس نے کسی اور ماہر تعبیر کو بلوایا، اس سے اس

کی تعبیر پوچھی کہ میں نے ایسا خواب دیکھا ہے جس میں میرے سارے دانت نکل گئے ہیں اس کی تعبیر کیا ہے؟ اس نے کہا کہ بڑا مبارک خواب ہے، آپ کو اللہ تعالیٰ نے سب رشتہ داروں سے زیادہ عمر دی ہے، بات تو ایک ہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب یہاں جس طریقے سے جوابات دیتے ہیں، وہ یقیناً دل خراش ہوتا ہے اور وہ ناقابل برداشت ہوتا ہے لیکن اس ہاؤس کا یہ حوصلہ ہے کہ اس نے پندرہ مہینے سے ڈاکٹر صاحب کے اس رویے کو برداشت کیا ہوا ہے بہرحال میں امید کرتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب اپنے رویے پر نظرثانی کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ اب نماز کا وقت ہونے والا ہے، ڈاکٹر شیر افگن صاحب آپ کی طرف سے اگر کسی نے کچھ کہنا ہو،

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جی میں عرض کروں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نماز کے بعد ہم یہ سلسلہ جاری رکھیں گے، مجھے امید ہے کہ ہم بڑی خوش اسلوبی سے اس معاملہ کو طے کر لیں گے، جتنی شکایات کا اظہار کیا جا رہا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب سے اتنی شکایات نہیں ہیں کبھی کبھار ایسا ہو گیا ہو گا۔ ورنہ ایسی بات نہیں ہے۔

Akhunzada Baharwar Saeed: We will not be [illegible] Sir.

Mr. Deputy Chairman: No. No. You will be definitely here.

(اس موقع پر معزز اراکین ایوان سے باہر جانے لگے)۔

Mr. Deputy Chairman: I have [illegible] addressed the House as yet.

بات یہ ہے کہ جب ہم نے اس معاملے [illegible] کیا ہے، رولز کے بارے میں جیسے شاہ صاحب نے بات کی ہے، ہم [illegible] کو ایک طرف رکھ کر اس معاملے کو لیا ہے، تو میری آپ سے حضرات [illegible] ہے کہ نماز کے بعد اتنی ہی حاضری اس ہاؤس میں ہو تاکہ اس سے ہم واقعی اس کی اہمیت کو ثابت کر سکیں کہ یہ معاملہ اہم ہے، اس کے بعد ہم ان کی بات بھی سنتے ہیں، دو چار آدمی ان کی طرف سے [illegible] بولیں گے، ان کی بات بھی سنیں گے، بعد میں آپ جو فیصلہ کریں گے اس کے مطابق یعنی آپ کی مرضی کے مطابق ہی میں ہاؤس کو چلاؤں گا۔ لیکن اگر نماز کے بعد

اتنی ہی attendance ہو تو اس سے ثابت ہوگا کہ ہم نے واقعی اس معاملے کو seriously لیا ہے، اگر attendance کم ہوئی تو ہم debate کر کے اس معاملے کو ختم کر دیں گے۔ میری گزارش ہو گی کہ attendance اتنی ہی ہو، اب دوبارہ سات بجے ملیں گے۔ شکریہ۔

(The House adjourned for prayers to meet again at 7'O'clok)

(The House re-assembled after interval with Mr. Chairman (Mr. wasim Sajjad) in the Chair).

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب، ہاؤس کی کارروائی مزید چلانے سے پہلے میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اس اجلاس کے بارے میں کیا کوئی فیصلہ کیا گیا ہے کہ اسے کب تک چلانا ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: میں نے اس سلسلے میں محترمہ وزیراعظم سے گزارش کی ہے، وہ آج کراچی سے تشریف لائیں گی تو مزید اس سلسلے میں بات ہو گی، اس لئے میں کل تک اس بارے میں آپ کو بتا دوں گا۔ میں نے آپ کی اور اس معزز ایوان کی رائے ان کے گوش گزار کر دی تھی کہ آپ نے مناسب سمجھا ہے کہ ماہ رمضان میں اجلاس نہ ہو، یہ ساری صورتِ حال میں نے ان کے سامنے رکھی ہے، اس پر انہوں نے غور کیا ہے مجھے موقع مل گیا تو میں آج ہی بات کروں گا۔ قریشی صاحب سے بھی اس سلسلے میں، میں آج ملا تھا ان سے بھی میں نے گزارش کی تھی کہ وزیراعظم صاحبہ کراچی تشریف لے گئی ہیں، واپسی پر اس سلسلے میں ان سے بات کروں گا اور آج انہوں نے واپس آنا ہے، انشاءاللہ میں ان سے بات کر کے آپ کو بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین: اگر رمضان کل سے شروع ہو جائے تو پھر؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اگر کل سے شروع ہو جائے گا تو جو فیصلہ

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

ہوگا اس کی اطلاع کل ہی کرا دیں گے۔

جناب چیئرمین: میں اصل میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ اگر رمضان کل سے شروع ہو تو پھر پرسوں رکھنے کی بجائے کل سیشن رکھ کر کل ہی prorogue کر دیں۔

جناب احمد میاں سومرو: میرے خیال میں کل سیشن ہونا چاہیئے۔ اگر کل رمضان ہو تو پھر کل کے بعد۔۔۔

جناب چیئرمین: کل کے بعد فیصلہ کریں۔

Mr. Ahmedmian Soomro: Tomorrow at least we should hold the session.

جناب چیئرمین: پھر کل اجلاس ہوگا۔ غالباً نیشنل اسمبلی کا صبح کو ہے۔ تو شام کو سینیٹ کا رکھیں گے۔ ٹھیک ہے جی؟

ایک معزز ممبر: جناب اگر کل روزہ ہو گیا تو پھر کیا ہوگا جی!

جناب چیئرمین: ہاں اگر روزہ ہو گیا تو رخصت ہو گی۔

اخونزادہ ہارون رشید: پرسوں رکھیں، پرسوں جی۔

جناب احمد میاں سومرو: کل صبح رکھیں جناب۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں چاہوں گا کہ کل صبح رکھیں اور پرسوں بھی صبح رکھیں۔

جناب چیئرمین: کل صبح قومی اسمبلی کا اجلاس بھی ہو رہا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: simultaneously ہو جائے تو کیا بات ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں کچھ عرصے کے بعد ہمیں یہ حتمی طور پر اطلاع مل جائے گی کہ کل رمضان شروع ہوگا یا نہیں۔ اس کی روشنی میں اگر کل رمضان ہے تو صبح اجلاس رکھیں گے۔ فصیح صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین صاحب! میں ایوان کو ایک اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے معزز ساتھی پروفیسر خورشید صاحب کے ایوارڈ کے

سلسلے میں، اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ پڑھ دوں۔

جناب چیئرمین: جی پڑھ دیں۔

FELICITATIONS TO PROF. KHURSHID AHMED ON GETTING KING FAISAL AWARD

Syed Faseih Iqbal: I take the privilege and honour to bring to the notice of this august House that one of our illustrious colleague and friend -- Prof. Khurshid Ahmed has been honoured by the Saudi Arabian Government with King Faisal Award for his meritorious services and commendable service to the Islamic cause and Pakistan. This indeed is an occasion which we all should be proud of. It has undoubtedly added to the prestige and respect of this House all over the world and its distinguished member has been honoured. I take this opportunity to facilitate him and wish him further success.

Mr. Chairman: I am very grateful to you for having brought this formally before the House. I think we all share the pride and the distinction which has been conferred on him and we appreciate and would like to associate ourselves -- all of us with congratulating Prof. Khurshid Ahmed. It is an honour and a matter of pride for all of us. I think, we will take it as a formal resolution from the House.

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, I join Senator Syed Faseih Iqbal in extending heartiest congratulations to our most talented Senator Prof. Khurshid Ahmed for having been awarded the King Faisal International Prize for rendering service to Islam in 1990. Sir, indeed it is a great honour not only for the recipient but I personally feel that it is also a great honour for the country at large. I am also of the opinion that it is as great an award as the Nobel Prize.

Prof. Khurshid made a unique and a generous gesture when he announced that a sum of 350,000/ Saudi Riyal (Three hundred fifty thousand Saudi Riyal), the Prize money, would not be taken by him but would be donated to two foundations -- one in Pakistan and another one in the United Kingdom for the Dawat Work. I hope that other recipients of such prizes would emulate his example. With these words I once again

congratulate my brother Prof. Khurshid Ahmed and pray to God Almighty for his great success in his endeavours in the field of Islam. I thank you, Sir.

جناب چیئرمین: سومرو صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

Mr. Ahmedmian Soomro: Sir, I join my colleagues in felicitating our colleague Prof. Khurshid Ahmed on this well deserved award which he has received and also the gesture which he has made by donating this to a charitable cause.

Mr. Chairman: Thank you.

On behalf of the House let me .....

(interruption)

اگر مزید اراکین کو وقت دیا گیا تو پھر یہ معاملہ بہت طویل ہو جائے گا۔

But I think I will summarise on behalf of the House that we all feel very happy, very proud and we would like to congratulate him on this distinction.

قاضی عبداللطیف: جناب میں گزارش کروں گا کہ تین آدمی بولے ہیں انگریزی میں، اردو میں بھی بولنے والوں کو یہ حق ملنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: اردو میں، میں آپ کی ترجمانی کرتے ہوئے پروفیسر صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں آپ سب کی ترجمانی کرتے ہوئے پروفیسر صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ یہ سب کے لئے باعث فخر ہے۔

قاضی عبداللطیف: میری ایک گزارش ہے جناب والا! میں پروفیسر صاحب کو اس چیز پر مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے اس وقت تمام دنیا کو اسلام کا معاشی نظام پیش کیا ہے جو اس وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، جبکہ دیگر تمام نظام اس وقت ختم ہو چکے ہیں، کمیونزم ختم ہو چکا ہے اور سرمایہ دارانہ نظام ختم ہو چکا ہے، انہوں نے اس وقت اسلام کا معاشی نظام پیش کر کے دنیا کی رہنمائی کی ہے اور پاکستان کی سربلندی کا ذریعہ بنے ہیں اس

لیے میں ان کو مبارک باد دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ جہانگیر شاہ جوگیزئی صاحب، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں لیکن اس پر نہیں۔ اس موضوع پر میرا خیال ہے، میں نے سب کی ترجمانی کرتے ہوئے مبارک باد دے دی ہے۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: اس پر نہیں البتہ اس واقعہ پر میں کچھ کہنا چاہتا تھا جو کل نیشنل اسمبلی میں ہوا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی جناب پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں آپ کا اور اس سینٹ کے ایک ایک رکن کا بیحد ممنون ہوں کہ آپ حضرات نے جو قرارداد میں اپنے دین کے لئے کی ناکارہ کوشش کے لئے اتنے اچھے جذبات کا اظہار کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ مجھے اس کا پورا احساس ہے کہ میں جو کچھ کر سکا ہوں اس کے باوجود اس کا حق ادا نہیں کیا جا سکا جو اللہ تعالیٰ نے ایمان اور دین کی دولت ہمیں دے کر جس کی ذمہ داری ہم پر ڈالی ہے اور جیسا کہ میرا ایمان ہے کہ اس دین کی خدمت کی راہ میں انسان اپنی ساری توانائیاں، اپنے سارے وسائل، اور بالآخر اپنی جان تک صرف کر دے تو جان دینے کے بعد بھی اس کا حق ادا نہیں ہو سکے گا جیسا کہ کہا:

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

لیکن جن جذبات کا آپ حضرات نے اظہار کیا ہے میں ان کے لیے آپ کا بیحد ممنون ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اسی راستے پر قائم رکھے اور میں اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ ایمان پر اور دین کی خدمت میں صرف کروں۔ یہی میری خواہش ہے اور جو کچھ میں نے کیا اسے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ وہ دنیا کے لیے نہیں، آخرت کے لیے ہے اگر وہاں آخرت کے نظام میں کچھ بھی کام آ سکے تو میں خود کو کامیاب سمجھوں گا۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: شکریہ! جی جہانگیر جوگیزئی صاحب۔

FURTHER DISCUSSION ON THE POINT OF ORDER RE:EXCHANGE OF UNPARLIAMENTARY WORDS BETWEEN A MINISTER AND A LADY MNA IN THE HOUSE OF NATIONAL ASSEMBLY

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کل کچھ ایسا واقعہ نیشنل اسمبلی میں ہوا جس کی تشہیر اخباروں کے ذریعے سارے ملک میں ہوئی۔ میں نے جب یہ خبر سنی تو محو حیرت رہ گیا۔ میں سوچ رہا تھا بلکہ میری زندگی کا تمام ریکارڈ میرے سامنے آگیا۔ میرا یہ قاعدہ تھا۔ میں جب مجسٹریٹ تھا۔ تو اس وقت گالی گلوچ کرنے اور ہاتھا پائی کرنے کی دفعہ ۱۶۰ کے تحت سزا ایک سو روپیہ جرمانہ اور ایک مہینہ قید تھی۔ اور میں پوری سزا دیتا تھا۔ اس لئے کہ جب شہر کے ایک محلے میں امن نہیں ہے تو پورے شہر میں امن نہیں ہو سکتا اگر شہر میں امن نہیں ہے تو ملک میں نہیں ہو سکتا اور اگر ملک میں امن نہیں ہے تو وہاں ترقی نہیں ہو سکتی۔ کوئی کام نہیں چل سکتا۔ جب میں نے یہ سوچا کہ ہم جس فورم میں بیٹھے ہیں، ہم کو لوگوں نے یہاں بھیجا ہے تو اس لئے بھیجا ہے کہ ہم اس فرعونی نظام، غیر اسلامی نظام، غیر اخلاقی نظام کو محو کریں۔ اور وہ اسی طرح سے محو ہو سکتا ہے جس طرح کہ آج پروفیسر صاحب کو ہم سب نے اچھا کام کرنے پر مبارک دی۔ یہ تو پہلے سے قرآن میں سب چیز موجود ہے اسلامی نظام چلانے، ایک دوسرے سے محبت کرنے کا نظام ہمیں اس ملک میں رائج کرنا تھا۔ ہم اس لیے آئے تھے۔ اگر ہم وہی کام کریں جو گلی کوچوں میں ہوتا ہے جس کی میں سزا دیا کرتا تھا تو آپ بتائیں پھر ذہن پر یہ بات کتنی شاق گزری ہوگی اور مجھے کتنا افسوس ہوا ہوگا اس بات سے صرف نظر کرکے کہ یہ خاتون ہے۔ بلکہ خاتون نہیں، ایک چپڑاسی کے ساتھ اس قسم کی ہمکلامی کرنا بھی غلط ہے چہ جائیکہ ایسے آدمی کے ساتھ جس کو قوم نے یہاں بھیجا ہے۔ پشتو میں ایک مثل ہے۔ آپ کی حفاظت بھی کرتا ہے اور آپ کے لیے بلا بھی ہے۔

جہاں تک بیگم صاحبہ کا اور ڈاکٹر صاحب کا معاملہ ہے وہ بیگم صاحبہ کا اختیار ہے کہ اسے بخشتی ہے یا نہیں، ہم نے اسے نہیں کہنا کہ تم اسے

سزا دیکیوں کہ یہ مدعی کا کام ہے ہمارا کام نہیں ہے۔ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ اس وقت ہمارے ذہن پر چالیس سال سے یہ جو مارشل لاء کا خوف ہے جس طرح سے اس ملک کو مارشل لاء نے پائمال کیا ہوا ہے ہماری اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ہم نے ہی ان کو موقع دیا ہے۔ میں کبھی نہیں چاہتا تھا کہ مارشل لاء آئے بلکہ انتخابات میں کوئی بھی آجائے خواہ پیپلز پارٹی آئے تو ہمارا کام یہ تھا کہ ہم اس کے ساتھ تعاون کرتے تاکہ ہم ملک کو چلائیں مگر اب یہ ہے کہ تلخی بڑھ گئی میں تو سمجھتا تھا کہ ایک ایک لفظ کے ساتھ منوں ٹن چینی ملا کر کے اتنا میٹھا کرتے کہ اپوزیشن کی تلخی کسی طرح دور ہو جائے اگر آپ اسی طرح سے آگ جلائیں گے تو پھر معاملہ وہاں پہنچے گا جہاں ہم چالیس سال سے روتے آرہے ہیں پھر دوسری بات میں اس وقت موجود نہیں تھا ہماری کسی وزیر صاحبہ نے یہ فرمایا ہے کہ وہ (بیگم عابدہ حسین) ایسے سوالات کر رہی تھیں۔۔ بھئی سوالات کو judge کرنے کے لئے سپیکر موجود ہے اگر ایک شخص کو سپیکر اجازت دیتا ہے تو پھر دوسرا کوئی سپیکر تو نہیں ہے، ممبر ہے چیئرمین اگر کہے کہ آپ بیٹھ جائیں تو میں اسی وقت بیٹھ جاؤں گا اگر میں نے آپ کے حکم کی تعمیل نہ کی تو اس کا مطلب ہے کہ میں ڈسپلن کا خیال نہیں کرتا تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ایک وزیر یا ایک ممبر اٹھ کر کے یہ کہے کہ نہیں اس نے غلط سوال کیا تھا غلط سوال کرتے ہیں آپ جواب دے دیں، آپ غلط جواب دیں گے تو ہم آپ کو کمیٹی کے سامنے پیش کریں گے کہ آپ غلط جوابات دیتے ہیں ہمیں اپنے رولز کے مطابق کام کرنا ہے اگر ہم نے اس ملک کو چلانا ہے تو حکومت کو اور اپوزیشن کو یہ بات سوچنی چاہیئے کہ ہمیں ملک کے لیے وہ کام نہیں کرنا جو دفعہ ۱۶۰ میں آتا ہے۔ دفعہ ۱۶۰ پی پی سی کے تحت اس پر مقدمہ چل سکتا تھا اگر یہ کام گلی کوچوں میں ہوتا۔ اس پارلیمنٹ کے اندر میٹھی زبان استعمال کرو، اخوت کو بڑھاؤ، محبت کے چشمے بہاؤ، نفرتوں کو خاک میں ملاؤ اگر آپ میں یہ بات نہیں ہے تو پھر میں حکومت سے یہ گزارش کروں گا کہ خواہ مخواہ کیوں اپنے لئے مشکلات پیدا کرتے ہو کوئی اور آدمی آپ کو نہیں ملا ہے کسی

اور کو مقرر کرو مثلاً گیلانی صاحب ہیں اچھی زبان والے ہیں میٹھی زبان والے ہیں اور بھی کئی ہیں میرا عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم تو یہاں اچھی روایت قائم کرنے آئے ہیں، ہم نے یہاں نفرت پھیلانی نہیں نفرتوں کو محبت میں تبدیل کرنا ہے ہم نے اس جمہوریت کی گاڑی کو چلانا ہے اس کو چلانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم آئین رولز اور ڈسپلن کے پابند ہو جائیں اگر ہم اس کی پابندی نہ کریں تو لاء اینڈ آرڈر قائم نہیں ہوگا اور ڈسپلن نہیں ہوگا یہی وجہ ہے کہ آپ ہر جگہ پر فساد دیکھتے ہیں، اگر آپ فساد یہاں سے شروع کرتے ہیں اگر ہمارے ذہن خود فساد سے خالی نہیں ہیں تو پھر ہم ملک سے فساد ختم کرنے کے لئے کیا اہلیت رکھتے ہوں گے ان الفاظ کے ساتھ میں صدق دل سے گزارش کروں گا کہ حکومت کو چاہیئے کہ اچھے اچھے آدمیوں کو سامنے لائیں ہماری طرف سے کبھی خرابی نہیں ہوگی ہم ہمیشہ آپ کو welcome کرتے ہیں اور جہاں ملک کی بات ہوتی ہے وہاں اس کے لئے ہم جان و مال قربان کرنے کے لئے تیار ہیں مگر اس طرح سے نہیں اس قسم کی باتوں سے ملک نہیں چلے گا، آپ کا بہت بہت شکریہ!

Mr. Chairman: Thank you. You (Mr. Salim Saifullah Khan) also want to say something?

Mr. Salim Saifullah Khan: Yes, Sir.

Mr. Chairman: O.K., then briefly, please.

جناب سلیم سیف اللہ خان: شکریہ جناب! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جناب چیئرمین میرا تو خیال تھا کہ میں نہیں بولوں گا کیوں کہ ہمارے جو قائد حزب اختلاف ہیں وہ اس سلسلے میں اظہار خیال کر چکے ہیں لیکن جہاں ستیاناس وہاں سوا ستیاناس، سب بول چکے ہیں، تو ہم بھی کچھ دو تین منٹ کے لئے اپنی گزارشات پیش کر دیتے ہیں اور میرے خیال میں ہم نے ابھی تک جو باتیں کی ہیں شاید They must have fallen on deaf ears. جناب والا! جو واقعہ ہوا ہے یقیناً نہ صرف افسوسناک ہے بلکہ شرمناک بھی ہے کیوں کہ ہم نے اس ایوان بالا میں پارلیمنٹ میں اور دل کے لئے مثالیں قائم کرنی ہیں آج اگر ہم اپنے بچوں کو یا اور لوگوں کو یا عوام کو اس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ بھئی آپ احترام سے بات کریں تو وہ ہمیں

کل رات کو پیش آنے والے واقعہ کی مثال پیش کر سکتے ہیں کہ بھئی پہلے آپ اپنے آپ کو درست کیجئے پھر ہمیں نصیحت کیجئے جب ہم corruption کی باتیں کرتے ہیں کہ آپ براہ کرم corruption نہ کیجئے corrupt practices کو نہ اپنائیے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ جو ہم اخبارات میں پڑھتے ہیں یا سنتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کیا کچھ ہو رہا ہے اس لیے آپ پہلے اپنے آپ کو درست کیجئے اور پھر آپ ہمیں تلقین کیجئے لہٰذا سب سے پہلے تو میری گزارش ہے کہ ہمیں ایک مثال قائم کرنی ہے اور اگر اسی طریقے سے ہمارے ایک معزز ایوان میں واقعات رونما ہوں تو اس سے ہم اپنے عوام کو کیا مثال پیش کر سکیں گے جہاں تک ہمارے محترم ڈاکٹر صاحب کا تعلق ہے تو میں اپنے دوستوں کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ اگر آپ پچھلے سولہ ماہ سے دیکھیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا رویہ پارلیمانی نہیں رہا اور میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ ہم نے کبھی یہ نہیں کہا ورنہ ایوان بالا میں سینیٹ میں اکثریت اس اپوزیشن کی ہے اگر ہم چاہیں تو حکومت کا ایک بل بھی یہاں پر پاس نہیں ہو سکتا اگر ہم چاہیں تو حکومت کا ایک قانون بھی یہاں سے نہیں گذر سکتا لیکن ہم نے یہ رویہ اختیار نہیں کیا اپوزیشن برائے اپوزیشن یا criticism برائے criticism نہیں بلکہ ہم نے حکومت کا ساتھ دیا ہے اور جب بھی وہ صحیح قانون اس ایوان میں لائے ہیں ہم نے ان کی مدد کی ہے تو میں محترم ڈاکٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے رویے میں تبدیلی لائیں اس میں کوئی بری بات نہیں ہے آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ سب مقررین ان کو اسی بات کی تلقین کر رہے ہیں چنانچہ کوئی بات تو ضرور ہو گی ہم کیوں کسی اور وزیر کے متعلق نہیں کہہ رہے اور بھی وزراء یہاں پر موجود ہیں وہ یہاں آتے ہیں بحث میں شامل ہوتے ہیں لیکن سب کا چاہے وہ قومی اسمبلی ہے یا وہ سینیٹ ہے یہ کہنا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے رویہ میں تبدیلی لائیں میں اپنے محترم ڈاکٹر صاحب سے امید رکھتا ہوں اور خاص کر وہ میرے تو پڑوسی بھی ہیں کیوں کہ وہ ضلع میانوالی سے تعلق رکھتے ہیں اور میرا تعلق بنوں سے ہے، اور وہ نیازی ہیں اور ہم مروت ہیں مجھے امید ہے کہ نیازیوں کا جو نام ہے اگر اور کچھ نہیں تو

اس نام کو تو وہ برقرار رکھیں اور اس کو خراب نہ کریں۔ شکریہ جناب!

سید امیر حیدر کاظمی: جناب چیئرمین! ڈاکٹر شیر افگن کے ساتھ جو واقعہ قومی اسمبلی میں پیش آیا اس پر سینیٹ میں قائد حزب اختلاف نے جو نکتہ اٹھایا ہے اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں جمہوریت بہت ہی قربانیوں کے بعد حاصل کی گئی ہے اور جمہوریت کو برقرار رکھنا اور جمہوری طور طریقوں کو اختیار کرنا صرف حکومتی پارٹی کا ہی فرض نہیں بنتا بلکہ اپوزیشن کا بھی فرض بنتا ہے جو حزب اختلاف میں بیٹھے ہیں ان کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ جمہوری طور طریقے اپنائیں اور شائستگی کا مظاہرہ کریں نہ صرف یہ کہ پارلیمنٹ کے اندر بلکہ پارلیمنٹ کے باہر بھی۔ چنانچہ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ جو افسوسناک واقعہ ہوا وہ تو قومی اسمبلی کے اندر ہوا ہے لیکن سینیٹ کے جو قائد حزب اختلاف ہیں وہ اس بات پر بضد ہیں کہ ڈاکٹر شیر افگن کے سلسلے میں کوئی فیصلہ کیا جائے اور ان کو سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ میری عرض یہ ہے کہ سینیٹ کے معزز اراکین اس اجلاس میں موجود نہیں تھے اخبارات میں جو کچھ آیا ہے اس کی بنیاد پر یہاں گفتگو کی جا رہی ہے اس سے پہلے پندرہ ماہ سے حزب اختلاف کی طرف سے جو زبان استعمال کی جا رہی ہے قومی اسمبلی میں اسے ہم بہت ہی تحمل اور بردباری کے ساتھ سنتے رہے ہیں اور مختلف قسم کی باتیں، شخصی باتیں بھی کہی جاتی رہی ہیں، سپیکر کو بار بار مداخلت بھی کرنی پڑی ہے یہ جو کلمات دو معزز ممبران کے درمیان کہے گئے ہیں وہ بھی اجلاس کے بعد کے ہیں اور اگر بعد کے واقعات ہیں تو قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے چوہدری شجاعت حسین کا جو رویہ تھا اس کو بھی زیر غور لانا چاہیئے جنہوں نے اخبارات میں کہا ہے کہ اگر مجھے پکڑا نہ جاتا تو میں ڈاکٹر شیر افگن کو مارتا۔ تو جناب میری عرض یہ ہے کہ جمہوریت کو چلانا اور شائستگی کو برقرار رکھنا جہاں حکومتی پارٹی کا فرض بنتا ہے وہاں اپوزیشن کا بھی فرض بنتا ہے اور ہم سب چونکہ ان دو ایوانوں میں قوم کے نمائندوں کی حیثیت سے موجود ہیں اور ہم سب کو اپنا یہ فریضہ ادا کرنا ہے یہاں صرف اپوزیشن اور حکومتی پارٹی کو نہیں دیکھنا ہے بلکہ ہمیں جمہوری طور طریقوں سے اور شائستگی کے ساتھ

ایوان کو چلانا چاہیئے اس واقعہ میں جو تلخی ہوئی تھی وہ اسمبلی کے اجلاس کے بعد ہوئی تھی اس میں چوہدری شجاعت حسین صاحب جو وہاں کے معزز ممبر ہیں ان کا بھی ایک کردار تھا جو اخبارات میں چھپا ہے۔ جس طرح ڈاکٹر شیرا فگن صاحب اور محترمہ عابدہ حسین صاحبہ کے درمیان جو واقعہ ہوا ہے وہ شائع ہو چکا ہے جس کی بنیاد پر یہاں گفتگو کی جا رہی ہے میری عرض یہ ہے کہ جیسا ہمارے چیف وہپ نے کہا ہے کہ یہ مسئلہ اسمبلی سے باہر حل کر لیا جائے گا اور جو تلخی اور ناخوشگوار صورت حال پیدا ہو گئی ہے ہماری طرف سے یقینی طور پر پوری کوشش ہو گی اور ہے کہ اس چیز کو ختم کر دیا جائے ایک اور بہتر فضا میں ہم قومی اسمبلی میں بیٹھیں اور آئندہ ہم ایسی باتوں سے احتراز کریں تو میری گزارش ہے کہ سینیٹ میں اس سوال پر گفتگو نہیں ہونی چاہیئے۔ جس طرح آپ نے یحییٰ بختیار کے سلسلے میں ایک فیصلہ کیا تھا لیکن قومی اسمبلی کے اندر اس مسئلے پر اعتراض نہیں کیا گیا تھا آپ کا اپنا فیصلہ تھا اور یحییٰ بختیار قومی اسمبلی کے اجلاس میں بیٹھتے رہے ہیں اور وہ اپنے فرائض انجام دیتے رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ نیشنل اسمبلی میں جو کچھ ہوا ہے اس کے اثرات یہاں نہیں پڑنے چاہئیں کیونکہ اگر یہاں نیشنل اسمبلی کے اثرات پر گفتگو ہو سکتی ہے تو پھر عوامی جلسوں میں جو زبان استعمال کی جاتی رہی ہے محترمہ وزیر اعظم صاحبہ کے سلسلے میں اس پر بھی یہاں گفتگو ہونی چاہیئے۔ جو قومی اسمبلی کے ممبرز ہیں جو سینیٹ کے ممبرز ہیں وہ قوم کے سامنے ایک خاتون وزیر اعظم کے بارے میں کیا زبان استعمال کر رہے ہیں لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اس کشیدگی کو اور ہوا دیں اور دوری پیدا کریں اور صورت حال کو بگڑنے کا موقع دیں۔ میری گزارش ہے، کہ یہاں پر اس بات پر بحث نہیں ہونی چاہیئے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: شکریہ! شعر پڑھ دیں۔

قاضی عبدالطیف: ہمیں رونے بھی نہیں دیتے ہو۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی، ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب۔

ڈاکٹر محبوب الرحمٰن: آج کی تقاریر سے معزز ایوان کے معزز سینیٹرز صاحبان کی تشویش کل کے واقعہ کے متعلق سامنے آئی ہے۔ میں کل وہاں پر

[Dr. Mehboor ur Rehman]

موجود تھا اور آج کے اخبارات میں بھی یہ واقعہ شائع ہوا ہے میں یہ کہتا ہوں کہ آپ اگر دو تین دن بعد صبر سے اس واقعہ کی تحقیقات کریں اور ڈاکٹر صاحب کو سنیں تو معلوم ہوگا کہ بہت کچھ exaggeration ہے زیادتی جس طرف سے ہوئی ہے میرے خیال میں وہ سننے کے بعد آپ کی تشویش بھی ختم ہو جائے گی اور آپ کو صحیح حقائق کا تب پتہ چلے گا جب آپ وہاں کے ایوان کے ممبران سے سنیں گے کہ واقعات کیا ہوئے تھے یہ میں نہیں کہتا کہ آپ کو ڈاکٹر صاحب سے رنجش ہیں یا پہلے جو representation کرتے ہیں اس پر گلے شکوے تھے لیکن کل کے جو واقعات ہیں اس میں مجھے کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی سوائے اس کے کہ ان کے اوپر جھپٹے ہیں اور اگر یہی ہوا اور جیسا کہ آج ایک معزز رکن نے کہا سوائے دو تین وزیروں کے باقی وزیر جو ہیں ان کے متعلق ایک ایسا لفظ کہا گیا ہے جو کہ حذف کر دیا گیا ہے لیکن ایسے الفاظ پر ہم ایک دوسرے کے خلاف کھڑے ہو جائیں اور اس کو ہم اس sense میں لیں کہ provocation ہو اس کو زیادہ ہم exploit کریں exaggerate کریں تو میرے خیال میں جمہوریت کو نقصان پہنچے گا اور ہاؤس میں آپ جیسے matured لوگ بیٹھے ہیں آپ اخبار کو پڑھنے کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کو بھی سنیں اور پھر ایم این ایز کو بھی سنیں جو وہاں پر موجود تھے تو میرے خیال میں آپ کی تشویش اور گلے شکوے بھی ختم ہو جائیں گے اور میرا خیال ہے جن کے متعلق یہ بات ہے ان کو بھی اتنی تشویش نہیں ہے اور میں حکومت کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایک دو دن میں آپ کی جو شکایات ہیں یہ انشاء اللہ resolve ہو جائیں گی اور اس floor پر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ایک دو دن میں آپ کے گلے شکوے دور ہو جائینگے۔

<u>جناب چیئرمین</u>: جی جناب محمد علی خان صاحب۔

<u>جناب محمد علی خان</u>: جناب والا! صرف اخبارات کے ذریعے سے ہمیں یہ اطلاعات موصول نہیں ہوئیں، بلکہ آج ہم نے باقاعدہ سی او پی کی میٹنگ کی جس میں نیشنل اسمبلی کے ممبران اور خود عابدہ بی بی تشریف فرما تھیں انہوں نے ہمیں سارا واقعہ بتایا اور ان کے ساتھ، اپنی ایک بہن کے ساتھ یکجہتی کی خاطر ہم نے

یہاں اس بحث میں حصّہ لیا۔ چونکہ نیشنل اسمبلی میں یہ واقعہ پیش آیا ہے لہٰذا وزیر موصوف اگر اس بارے میں اپنی پوزیشن کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ نیشنل اسمبلی میں یہ چیز پیش کریں نہ کہ یہاں سینٹ میں۔ یہاں تو ہم نے صرف اتنا کیا ہے کہ ان کے ساتھ یکجہتی کا ثبوت پیش کیا ہے اور وہ اس لیئے کہ نیشنل اسمبلی اور سینٹ دونوں مل کر پارلیمنٹ کہلاتے ہیں کیونکہ نیشنل اسمبلی اور سینیٹ ایک پارلیمنٹ کے دو حصے ہیں لہٰذا ہمیں یہ حق پہنچتا ہے ہمارے ایک ممبر کے خلاف جو بھی بدزبانی کی گئی ہے اس پر ہمیں اعتراض کا تو حق حاصل ہے جس کا اظہار ہم نے یہاں آپ کے سامنے کیا ہے۔

جناب چیئرمین: درست ہے۔ میرے خیال میں ان کو بھی اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کا حق حاصل ہے اگر اس ایوان میں یہ چیز آتی ہے ۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: جناب والا! چونکہ یہ واقعہ یہاں نہیں ہوا یہ واقعہ نیشنل اسمبلی میں ظہور پذیر ہوا ہے لہٰذا انہیں چاہیئے کہ وہاں اس کی وضاحت کریں نہ کہ یہاں کریں۔

Mr. Chairman: I don't think any decision is called for on this matter, I am sure. I do hope that this will be resolved through democratic spirit. Now, we proceed to the next item.

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: Mr. Chairman, please give me a chance to explain my own point of view.

جناب چیئرمین: آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جی بالکل۔ میں موجود ہوں۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں نہیں sorry فیصلہ میں نے یہ کیا تھا خیال یہ تھا کہ یہ نہیں بولنا چاہتے لیکن بولنا چاہتے ہیں تو ان کا حق ہے۔

I will give him the right.

[Mr. Chairman]

ان کو یہ حق حاصل ہے میں نے اس لیئے یہ کہا تھا کیونکہ میرا خیال تھا کہ ان کی جانب سے وزیر صاحب نے بیان دے دیا ہے ۔

(مداخلت)

متعدد اراکین: ہم نے ان کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے ہم نہیں سنیں گے ۔

Mr. Ahmad Mian Soomro: I would request the Leader of the Opposition that it is fair that he must be heard.

Mr. Chairman: As far as I am concerned I feel, I must give him the floor because certain points have been raised and I feel that he has the right to reply to those points. Besides this if you want to request the honourable Leader of the Opposition please do so. I would say that you can go and discuss with him. In the meantime I have decided that I will give him the floor but I will listen to the point of order raised by Syed Faseih Iqbal. Yes Faseih Iqbal.

سید فصیح اقبال: پوائنٹ آف آرڈر ، اس مسئلے پر چونکہ تقاریر کافی ہو ئیں اور ہمارے وفاقی وزراء جو ان کے ساتھی ہیں انہوں نے اپنا موقف بیان کیا ، اب یہ فضا ایسی ہے یہ معاملہ جیسے آپ نے فرمایا حل ہو جائے گا ، اس حد تک تو ٹھیک ہے ، اب اس مسئلے کو دوبارہ چھیڑیں گے تو اس سے پھر تلخی پیدا ہو گی ۔ وجہ یہ ہے کہ سب چیزیں ہو گئی ہیں اور سب نے طے کر لیا ہے کہ اس مسئلے کو resolve کیا جائے تو ہم کل پرسوں تک انتظار کریں اس میں اب مزید وضاحت یہ ناجائز چیز ہے ۔

جناب چیئرمین: یہ فیصلہ ڈاکٹر صاحب کا ہے جہاں تک میرا تعلق ہے ۔۔۔

سید فصیح اقبال: کاظمی صاحب نے کچھ باتیں کیں مجھے ان کا بڑا احترام ہے اور چیف وہپ مشتاق صاحب نے جو بات کی میرے خیال میں انہوں نے بڑی اچھی وضاحت کی ہے کہ کل تک RESOLVE ہو جائے گا اب اس میں آپ جواب دینا چاہتے ہیں یاد رکھیئے اب آپ کا رول treasury benches کا ہے ہم اپوزیشن میں ہیں اپوزیشن کا کام ہے بعض ایسے معاملات ایوان میں لائیں جن کو تحمل سے سننا چاہیئے اگر ہم کچھ ناجائز بات بھی کریں تو آپ دل بڑا رکھیں آپ

اپوزیشن کا رول بھی ادا کرتے ہیں treasury benches کا بھی یہ دونوں چیزیں بیک وقت نہیں ہو سکتیں آپ نہایت خابو میں رہیں آپ گورنمنٹ میں ہیں آپ کو اب اپنی قربانیوں کا صلہ مل چکا ہے اور ہم سب آپ کے ساتھ شریک ہیں لیکن یہ دیکھئے کہ سینیٹ میں آج تک کبھی اس قسم کی بات نہیں ہوئی ہمیں ان سب کا بڑا احترام ہے اور اگر کسی ممبر نے کہا کہ تمام وزراء کے علاوہ آپ دیکھیں کہ کس کے اوپر بحث ہوئی ہے ہمیشہ سے ایسا ہوتا رہا ہے ہمارے ڈاکٹر صاحب نے کبھی اس مسئلے کو طول دیا یہ چیزیں وہیں ختم ہو گئیں ہم نے کبھی اس کا نوٹس نہیں لیا یہ یکجہتی کا مسئلہ تھا ہم بھی ایک پارٹی اصول کے تحت ہیں جب یہ پارٹی کا نام لیتے ہیں ہمارا بھی حق ہے کہ ہم اپنی پارٹی کے ڈسپلن کے تحت رہیں سی او پی ایک متحدہ محاذ ہے ملک میں balanced democracy جبھی چل سکتی ہے کہ جمہوری حکومت میں اپوزیشن کی رائے کو پہلے سنا جائے اور یہ آپ کو پتہ ہے کہ ہم لوگ بھی آپ کی waiting in government ہیں آپ سوچیں ہم آپ کے جانشین ہیں تو آپ اپنے جانشینوں کے ساتھ یہ بات کر رہے ہیں آپ کا موقف تمام لوگوں نے سنا۔ میں چاہتا ہوں۔۔۔۔

Mr. Chairman: Thank you. This is for Dr. Sahib to decide, I will give him the floor. Yes Dr. Sher Afgan.

سید فیصح اقبال: اس طرح تو جناب اور تلخی بڑھے گی۔

جناب چیئرمین: یہ فیصلہ ڈاکٹر صاحب پر چھوڑ دیں۔

How he wants to handle the situation. As far as I am concerned, I feel, he has a right and I have given him that right.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب چیئرمین! میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میں حق بات کر سکوں سچ بات کر سکوں یہ میری اللہ سے دعا ہے۔

(اس موقع پر اپوزیشن نے ایوان سے واک آؤٹ کیا)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اور یہ بھی دعا ہے کہ میرے بزرگوں کو اللہ

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

طاقت عطا فرمائے کہ وہ سچ اور ناحق میں فیصلہ کر سکیں ۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے
ں ان کا مشکور ہوں، میں ان کا ممنون ہوں اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ اگر میرے
کا برین نے، میرے بزرگوں نے، معزز اراکین نے میری کمزوریوں کی نشاندہی کی ہے۔۔۔

ملک محمد مشتاق اعوان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی اعوان صاحب۔

ملک محمد مشتاق احمد اعوان: میں گزارش کرتا ہوں کہ میرے معزز اور فاضل اراکین
نیٹ ممبران کو ہاتھوں سے پکڑ کر باہر لے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل: جناب والا!

جناب چیئرمین: جی، صوبیدار صاحب، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل: جناب والا! ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔

Mr. Chairman: No. We must give him the right. I would not take point.

Yes, please Dr. Sahib.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: میں ان کا مشکور ہوں اور یہی نبی اکرمؐ کی ہدایات
ں کہ اگر ایک مسلمان کو اسکی اغلاط کی نشاندہی کی جائے تو اس کا فرض
کہ اس کی درستگی کرے۔ میں ان سب کا مشکور ہوں جنہوں نے میرے رویئے پر
ی کارکردگی پر، اطمینان کا اظہار کیا، اور ان خراشوں کے لئے جو ان کے دلوں
ذہنوں میں لگیں میں معذرت خواہ ہوں۔ دو تین
ں میں آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض چیزیں جب تک
وں سے نہ دیکھی جائیں ان پر اعتماد کر لینا نامناسب ہوتا ہے بعض اوقات
غول سے دیکھی ہوئی چیزیں بھی درست ثابت نہیں ہوتیں۔ اس ضمن میں، میری
زارشات ہیں اگر تاریخ کے اوراق پلٹیں تو ان میں بہت ساری چیزیں ایسی
ہیں ایک واقعہ ہمارے بزرگ بیان کیا کرتے تھے وہ حکایت عملی طور پر آج بھی ثابت
ی ہے وہ فرماتے تھے کہ ایک شخص کے بارے میں یہ کہہ دیا گیا کہ اس نے نبی

ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ لوگ اکٹھے ہو گئے جب انہوں نے سنا ہے کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو سوچا کہ یہ بڑی عجیب سی بات ہے اور ہمارے دین کے خلاف ہے تو ان میں جذباتیت ابھر آئی اور اس شخص کو انہوں نے پکڑ لیا۔ مار مار کر ادھ موا کر دیا تو اس نے ان سے گزارش کی کہ جناب میری ایک بات سنیئے جب اس نے دیکھا تو اللہ کا لفظ اُس کے منہ سے نکلا تو انہوں نے کہا کہ یہ .....

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر جناب۔

جناب چیئرمین: جی قاضی صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! اگر انہوں نے اخبارات کو سنانا ہے تو وہ پریس والے بیٹھے ہیں باہر جا کر انہیں سنائیں یہاں کورم نہیں ہے جناب والا! میں گزارش کروں گا کہ پھر وہ کس کو سنا رہے ہیں؟.....

جناب چیئرمین: دیکھئے قاضی صاحب! آن کو میں نے فلور دے دیا ہوا ہے میں ابھی کورم کے پوائنٹ کا نوٹس ہی نہیں لے رہا ہوں۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ یہ اپنی وضاحت کر لیں ان کا حق بنتا ہے ان کو وضاحت کرنے دیں۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر کا بعد میں فیصلہ کروں گا۔

قاضی عبداللطیف: قواعد کے لحاظ سے یہ ہے کہ جب.....

جناب چیئرمین: قواعد کے لحاظ سے کسی کی تقریر کے دوران مجھے یہ حق حاصل ہے۔ ہم اس کا لازماً نوٹس لیں۔ میں نے آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نوٹ کر لیا ہے فیصلہ بعد میں کروں گا۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! جب اللہ کا لفظ اس نے منہ سے نکالا تو چند آدمیوں نے یہ کہا..... پہلے تو یہ نبی کہتا تھا اب تو خدا بھی بن گیا

جناب چیئرمین: مختصر کریں اور اصل واقعہ کی طرف آئیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جو واقعہ ہوا ہے میں وہ من وعن عرض کرتا ہوں تاکہ اگر کسی قسم کی کوئی غلط فہمی ہو گئی ہو تو میں کوشش کروں گا کہ صحیح بات سامنے لاؤں۔ مجھے چھپانے کی ضرورت نہیں ہے..... تو انہوں نے اسے جان سے مار ڈالا اصل میں اس کا نام تھا اللہ بخش، چونکہ اسے صفائی کا موقع

+ جناب چیئرمین کی رولنگ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۹۰ء کے مطابق اس سے بعد کی کارروائی خلاف قاعدہ قرار دی گئی لہٰذا حذف کی جاتی ہے۔

نہیں دیا گیا اس لئے نبوت سے اللہ بنا دیا بحث کا حصّہ کاٹ دیا گیا) اور افسوس سے میں کہتا ہوں اور یقین سے کہتا ہوں یہی بات ہے اس واقعہ کی بھی حقیقت یہ ہے کہ یہ ترش کلامی شمشاد سے سوال سے نہیں ابھری' اس وقت question شروع ہو چکا تھا کچھ Supplementaries ہوئیں، محترمہ سیدہ عابدہ جسے اس وقت بھی آپ ریکارڈ دیکھ لیں گے میں نے بہن کہا اور میں کہتا رہا ہوں ۔ کبھی اس سے میری بدکلامی نہیں ہوئی ۔ اس وقت بھی میں نے محسوس نہیں کیا personal پر میں نے بات کی وہ بڑی explanation ہیں ۔ learned parliamentary کا ان کو پتہ ہے بڑی تعلیم یافتہ procedure educated and she has been a very good parliamentarian. اگر اس وقت کوئی بھی نامناسب بات ہوتی تو یقیناً وہ chair کو متوجہ کرتیں اور ان کو پتہ ہے کہ یہ باتیں expunge ہو سکتی ہیں یہ باتیں اگر نامناسب ہوں ۔ انہوں نے یہ پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا۔ یہ بات آئی گئی ہو گئی جب اذان ہوئی مجھے سپیکر صاحب کے چیمبر میں جانا تھا میری سیٹ اس لین کے ساتھ ہے میں گزر رہا تھا وہ گالیاں دے رہی تھی یہ بات حقیقت ہے میں نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ کسی کو گالیاں دے رہی ہیں پھر متوجہ کر کے اس نے مجھے گالیاں دیں اور یہ بات بھی درست ہے جو گالیاں دیں وہ لکھی ہوئی ہیں اس کے علاوہ بھی ہیں ۔ تین دفعہ اس نے repeat کیا کہ آپ گھٹیا ہیں کمینے ہیں، چھوٹے آدمی ہیں اور پھر میں نے درگزر کی ، اس سے قبل وہ کئی بار ایسی باتیں کہتی رہی ہیں لیکن میں اسے بہن کہتا رہا اس سے قبل جب بھی میری پاس تشریف لائیں یا قریب سے گزریں تو میں برداشت کرتا رہا۔ پھر میں نے یقیناً یہ بات کہی میں نے اخبارات میں بھی کہی ہے کہ اگر میں کمینہ ہوں تو آپ بھی ہیں ۔ اس کے بعد مولانا نیازی صاحب نے وہاں سے interfere کیا اور بی بی صاحبہ باہر نکلنے کے لئے اپنی جگہ سے چل پڑیں اور میں سپیکر کے چیمبر کی طرف چل پڑا اور پھر مجھے ابھی تک یہ حیرانگی ہے کہ ہمارے معزز بھائی چوہدری شجاعت حسین صاحب نے جو ممبر قومی اسمبلی ہیں وہ کافی دور تھے از خود ایک بات گھڑی کہ آپ نے اُسے

bloody کہا اور میرا عملی طور پر انہوں نے گریبان چاک کر دیا اور یہ حقیقت ہے آپ ان سے پوچھ لیں اور انہوں نے خود بیان دیا ہے کہ اگر خواجہ احمد طارق رحیم صاحب درمیان میں نہ آتے اور ہمیں چھڑا نہ دیتے، تو میں اسے لمبا کر دیتا اتنی سی بات جب ہوئی تو چوہدری اعتزاز صاحب نے مجھے کہا کہ جانے دو۔ میں چوہدری صاحب کے ساتھ ان کے آفس میں چلا گیا۔ وہاں پہ افتخار گیلانی صاحب اور دوسرے سارے میرے ساتھی تشریف لائے۔ میں نے کہا میری غلطی ہے یا نہیں اس پارلیمنٹ کے تقدس کو قائم رکھنے کے لئے غیر مشروط۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی جناب جوگیزئی صاحب۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو بات شروع ہوئی اس کے متعلق پہلے ہم نے یہ کہا تھا کہ قومی اسمبلی میں بیگم صاحبہ جانیں اور یہ جانیں لیکن اب یہاں پر وہ ان ممبروں کا نام لیتے ہیں جو غیر حاضر ہیں، ویسے یہاں پہ جتنی باتیں ہوں گی۔ خلیج اور بڑھے گی۔ جس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ میرے خیال میں بہتر یہ ہوگا کہ ہم سب بیٹھ کر آپس میں فیصلہ کریں۔

جناب چیئرمین: جیسا میں نے عرض کیا ہے کہ یہ ڈاکٹر صاحب پر میں نے چھوڑا ہے کہ وہ کیا کہتے ہیں تلخی کو کم کرتے ہیں یا بڑھاتے ہیں، یہ انکی ذمہ داری ہے بولنا ان کا حق ہے جو میں نے ان کو دے دیا ہے۔ اب یہ ڈاکٹر صاحب پر ہے کہ وہ کس طرح handle کرتے ہیں۔ لیکن میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ ان کا حق ہے کہ اپنی وضاحت کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! جو حقیقت ہے میں تو وہ عرض کر رہا ہوں۔ ملک مشتاق اعوان صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ میں نے جاتے ہی کہا کہ چہ جائیکہ غلطی چوہدری شجاعت صاحب کی ہے میرا انہوں نے گریبان پکڑا ہے اور انہوں نے مجھے اذیت دی ہے یہ بی بی صاحبہ خود مانیں گی۔ مجھے یقین ہے اور انہیں ماننا چاہیئے کہ انہوں نے مجھے گالیاں دیں۔ اس کے باوجود فیصلہ وہاں پر یہ ہوا کہ جب اجلاس شروع ہوگا تو میں غیر مشروط طور پر جمہوریت کے لئے پارلیمنٹ کے تقدس کے لئے خود کھڑا ہو کر برملا معافی مانگوں گا۔

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

آپ جب بھی ریکارڈ دیکھیں گے تو آپ کو محسوس ہوگا کہ انہی ضمنی سوالات کے دوران میں نے انہیں بہن کہا۔ آپ سمجھدار ہیں۔ یہ ہمارے بزرگ ہیں کیا اپنی بہن کو دانستہ طور پر بھی کوئی گالی دیتا ہے یا ایسا سوچ سکتا ہے، لاشعوری طور پر بھی یہ نہیں ہوسکتا بے شعوری طور پر بھی میں یہ نہیں مانتا۔ حالانکہ واقعات اس تسلسل میں ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی جناب سومرو صاحب۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Mr. Chairman, it has been a parliamentary tradition that a person has a right to reply. I am sorry that my colleagues have not allowed that, which they should have allowed. But now I would also request Dr. Sahib to be brief and wind it up.

جناب چیئرمین: ہاں اب جلدی ختم کریں۔ ساری بات ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اس کے بعد میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو فریضہ میں ادا کرتا رہا ہوں اس میں میری کیا مجبوریاں تھیں یا کیا صورت حال تھی، میں کیوں ایسا کرتا رہا۔ اگر میں غلطی پر ہوں تو میں درستگی کے لئے کوشش کروں گا۔ میں ان کے اعتراضات کو welcome کرتا ہوں اپنی اچھائی کے لئے، میں سیکھنا چاہتا ہوں، میں نے کوشش کی ہے سیکھنے کی اب صورت حال یہ ہے کہ مجھے وزیر بنے ایک سال چار مہینے ہو گئے ہیں۔ حکومت بنے پندرہ ماہ کچھ دن ہوئے ہیں۔ اٹھارہ ماہ کا الزام جناب چیئرمین! نامناسب ہے۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ بارہ ماہ اور چار دن کو اٹھارہ ماہ پر لے جانا، سات آٹھ مہینوں کا یہ additional بوجھ وہ کم از کم مجھ پر نہ ڈالیں۔ آپ بھی منسٹر رہے ہیں، اور آپ بڑے learned ہیں اور آپ کو بڑا تجربہ ہے مثلاً میں کل کی بات کروں گا کہ جو نیشنل اسمبلی میں صورت حال پیش آئی وہ یوں تھی کہ ہمارے جناب مخدوم امین فہیم صاحب، وزیر مواصلات کے لڑکے کا services accident ہو گیا تھا۔ انہوں نے اور سیکرٹری communications اور دوسرے لوگوں نے مجھے کہا کہ آپ کو ان کی بجائے یہ فریضہ ادا کرنا ہے۔ میں نے ہمیشہ سا تھیوں کی منت کی ہے کہ اپنے سوالات کے جوابات

خود تیار کرو، دوسرا، پروسیجر کو ADOPT کرو۔ ہم گاڑی کے دو پہیے ہیں یہ ایک پر نہیں چل سکتی۔ انہوں نے کہا، نہیں یہ فریضہ جو بڑا کٹھن ہے۔ وہ مجھے نبھانا ہے۔ اب جہانگیر بدر کی دونوں ٹانگیں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ میں نے خود سپیکر صاحب سے کہا کہ چونکہ وہ بیمار ہیں ان کی ٹانگیں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ یہ بوجھ آپ براہ کرم مجھ پر نہ ڈالیں بلکہ اس کو ایک next sitting کے لئے ملتوی کر دیں next sitting تک تیاری ہو سکے گی۔ اب وہ بیمار ہیں اور اس میں پندرہ دن ایک مہینہ لگ سکتا ہے۔ اس طریقہ سے تسیرا فرض جو میرا تھا وہ ڈیفنس منسٹر صاحب باہر گئے ہوئے تھے، انہوں نے مجبوراً مجھے کہا کہ آپ کو یہ فرض بھی ادا کرنا ہوگا۔ میں مشکور ہوں کہ وہ واپس تشریف لائے اور فرض انہوں نے خود نبھایا اسی طرح آج کے تمام سوالات کے جوابات دینے سے، میں نے معافی مانگی ہے۔ اصل میں بنیادی وجہ ایک ہے۔ یہاں پر میں نہیں کہتا۔ قومی اسمبلی میں کچھ چیزیں ایسی ہیں۔ چونکہ ۸۵ء کا مجھے تلخ تجربہ ہے۔ میں نے ایک طالب علم کی حیثیت سے اس سے سبق سیکھنے کی کوشش کی ہے۔ میں ایک رکاوٹ ایک ریت کی بوری ہوں۔ جس سے ان کی گولی پار نہیں ہوتی۔ procedure کی وجہ سے۔ میں self-made آدمی ہوں۔ میں ان بڑے لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ میں ایک مزدور ہوں اور میرے مقابلے میں بڑے لوگ الیکشن میں ہارے۔ چونکہ میں ان زعماء میں داخل ہو گیا ہوں جو کبھی بھی میری طرح کا آدمی (سوشل ورکر) نہیں ہو سکتا۔ اسی لیے میں persona non grata ہوں اسی لیے میرا رویہ غلط ہے۔ کیونکہ میں ہوم ورک کرتا ہوں۔ میں قوم کے لیے کوشش کرتا ہوں۔ جو مجھ پر فرض عائد کیا جاتا ہے اسے نبھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ جب بھی میں نے کسی طرف بیٹھنا پسند کیا ہے، اپنے ایمان سے کیا ہے۔ اپنے ضمیر سے کیا ہے اور میں نے منافقت نہیں برتی ورنہ جنرل ضیاء کے پاؤں پڑ کر میں بھی اپنی سیٹ واپس کرا سکتا تھا۔

جناب چیئرمین: شکریہ ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب مجھے خوشی ہوگی اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں۔ میں تین دفعہ محترمہ وزیر اعظم سے کہہ چکا ہوں کہ خدا کے لیے یہ وزارت مجھ سے لے لو۔ میں اس میں fit نہیں ہوں۔ میں بات وہی کروں گا۔

جو میرے ایمان کی ہو گی۔ جو بات میری عقل میں ہو گی۔ میں دوسروں کی رٹی رٹائی باتوں کا قائل نہیں ہوں۔ میں دو مثالیں دے کر آپ سے اجازت لوں گا۔ بات یہ ہے۔ ایک مثال جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہو گی کہ بشیر مٹھا صاحب کو پی آئی اے نے کراچی ایئرپورٹ پر ان کو ٹکٹ دینے سے انکار کیا تھا۔ میں نے عرض کیا تھا کہ جناب والا! ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ یہ تحریک استحقاق آپ داخل فرمائیں۔ یہ حکومت کی غلطی ہے۔ پی آئی اے کو سزا دلوانے کے لئے میں ڈیفنس منسٹر کے پاس گیا اور کہا کہ وہ ہمارا آنریبل ممبر ہے۔ دوسری بات۔ فصیح الدین صاحب کی ہے۔ ان پر جب صوبہ سرحد میں پابندی لگی تو میں نے on behalf of government in person سب سے پہلے اس بات کو condemn کیا اور حکومت کو اس کی رہائی کے لیے کہا۔ تیسری بات میں عرض کرتا ہوں اسی اپوزیشن کے لئے جب انہیں discussion کے right اور rule کا پتہ نہیں چل رہا تھا۔ میرا دوفاقی وزراء سے جھگڑا ہوا ایوان کے اندر کہ حضور یہ جو بل پر right-of discussion ہے۔

to oppose means to create a right

میں ان کے لیے جھگڑا' آخر دو وفاقی وزراء کی میں نے ناراضگی مول لی۔ سب کچھ کیا کہ آپ نے delay کرا دیا ہے۔ میں نے تو جناب والا! کوشش کی ہے لیکن بات آخر میں یہی بنی ہے کہ ایک سینما میں ٹکٹ خریدنے گئے ....

(مداخلت)

جناب چیئرمین: چلئے کہانیاں چھوڑیئے۔ بس بات ہو گئی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: نہیں جناب بس اسی پر بات ختم۔ پل تھا۔ اور اس نے کہا پل ہے' اس نے کہا آپ نے وزیراعظم کو گالی دی ہے۔ شور ہوا اور دھماکہ ہو گیا۔

جناب چیئرمین: ذرا گھنٹی بجائیں جی there's no quorum in the House گھنٹی بجائیں۔

(گھنٹی بجائی گئی)

جناب چیئرمین: کورم ہو گیا ہے۔

POINT OF ORDER: REGARDING QUORUM IN THE HOUSE.

جناب محمد طارق چوہدری: پوائنٹ آف آرڈر جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی جناب طارق چوہدری صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد طارق چوہدری: پوائنٹ آف آرڈر جی۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, whatever has been said in the absence of quorum should be expunged from the record.

جناب چیئرمین: کورم پر فیصلہ میں نے ابھی کیا ہے، there was no میں نے گھنٹیاں بجوائی ہیں۔ quorum.

Mr. Hasan A. Sheikh: It was quite clear only Ministers were present. Nobody else was present

Mr. Chairman: During the speech of the honourable Member I did not take notice of the question of quorum because I did not want.....

Mr. Hassan A. Shaikh: How could you do that Sir? You are the chairman and you ar the trustee of all you rights and privileges. You could not ignoreour rights. When we raise the question, you are a trustee, you should listen.

Mr. Chairman: We'll examine this issue in more detail.

Mr. Hassan A. Shaikh: Sir, I move that all that has been said in the absence of majority of the Members should be expunged from the record.

Mr. Chairman: Ruling is reserved on this point. I'll reserve my ruling on this point.

Mr. Muhammad Tariq Chaudhry: Chairman Sahib, point of order.

Mr. Chairman: Yes, Tariq Chaudhry Sahib.

جناب محمد طارق چوہدری: چیئرمین صاحب۔ گزارش یہ ہے کہ ہمیں آپ کا بڑا احترام ہے اور ہم آپ کی عزت کرتے ہیں، آپ ہمارے چیئرمین ہیں،

ہمیں ضرورت نہیں کہ ہم آپ کو آپ کے فرائض بتائیں۔ آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں لیکن آپ تنہا ایوان نہیں ہیں۔ آپ کا کام صرف اس کو chair کرنا ہے اور ہمارا business regulate کرنا ہے۔ آپ ایوان نہیں ہیں۔ اس کا نعم البدل نہیں ہیں۔ جب آپ کو پوائنٹ آؤٹ کر دیا گیا کہ یہاں پر کورم نہیں ہے۔ آپ نے بالکل dictatorship کی اور اس ایوان کو جاری رکھا۔ اور کورم نہ ہونے کے باوجود جب یہ ایوان جاری رہا اور اس میں ایسی باتیں کی گئیں جو ہمیں گالی دینے کے مترادف تھیں اور آپ نے ہمیں وہ گالیاں دلوائیں۔ آپ وہ باتیں اپنے چیمبر میں ان سے سن سکتے تھے۔ لیکن کورم پوائنٹ آؤٹ ہونے کے باوجود جو آپ نے سنی ہیں۔ اس پر آپ اس ساری کارروائی کو expunge کریں ورنہ ہم آپ کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔ اس ایوان کی روایت کے برعکس پہلی دفعہ ایک چیئرمین کے نتیجہ پورے کا پورا ایوان واک آؤٹ کرے گا اور یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہوگی میں آپ کو دھمکی نہیں دے رہا۔ یہ واقعہ ہے کہ آپ تنہا ہاؤس نہیں ہیں۔ آپ ایوان نہیں ہیں۔ آپ نے ایوان کی کارروائی کی خلاف ورزی کی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کے پوائنٹ میں خاصا وزن ہے۔ اس پر غور کریں گے اور بعد میں فیصلہ کریں گے۔ جی جناب فصیح اقبال صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: بعد میں نہیں۔ ابھی فیصلہ ہوگا۔

Mr. Chairman: I will look into it.

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین! میں نے آپ کی خدمت میں پہلے عرض کیا تھا کہ جو فضا قائم تھی وہ فضا اب ختم ہوگئی میں نے لاؤنج میں سنا انہوں نے چوہدری شجاعت صاحب کے بارے میں ذکر کیا، بی بی عابدہ صاحبہ کا بھی ذکر کیا اب آپ چیئرمین ہیں آپ ان کو یہاں بلائیں۔ نہیں تو ہم لوگ اس طرح بھی بائیکاٹ کریں گے ورنہ ان کی بات بھی یہیں سنیں جب باتیں قومی اسمبلی کی تھیں ہم نے کہہ دیا تھا، مان لیا تھا کہ یہ بات قومی اسمبلی والے خود کر رہے ہیں آپ نے ڈاکٹر شیر افگن صاحب کو سن کر جو اس کیس میں ایک پارٹی ہیں، وہ بھی پارٹی ہیں۔ اگر آپ نے چوہدری شجاعت صاحب کا نام لیا ہے تو چوہدری

شجاعت حسین صاحب کو یہاں بلوائیں بی بی عابدہ کو بلوائیں ان سے بھی آپ سنیں ورنہ یہ کوئی حق نہیں پہنچتا۔۔۔۔

جناب چیئرمین: اس پر بھی غور کر لیں گے۔

سید فصیح اقبال: یہ بات نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی مولانا سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق: جناب والا! میں اتنی گزارش کروں گا کہ آپ جب غور کریں گے تو پانی سر سے گذر گیا ہو گا جب اجلاس باضابطہ نہیں تھا اور انہوں نے اس فلور پر تقریر کی وہ تقریر بڑھ چڑھ کر ساری ٹی وی پر آئے گی ریڈیو پر آئے گی اور ہمارا نقطۂ نظر آئے گا ہی نہیں۔

Mr. Chairman: I would request the TV and Radio to give a balanced picture of what is happening here.

مولانا سمیع الحق: جب تک آپ حذف نہیں کرائیں گے وہ لازماً نشر کریں گے۔

جناب چیئرمین: جہاں تک ریڈیو اور ٹی وی کا تعلق ہے۔

I would request the Radio & TV to give a balanced picture and not in favour of one party or the other. I would request them to take particular note of what I am saying.

مولانا سمیع الحق: حضرت request کی کوئی حیثیت نہیں ہے آپ کی اپیل وہ نہیں مانیں گے جب تک آپ حذف نہیں کرائیں گے ہم نے مؤدبانہ عرض بھی کیا کہ کورم نہیں ہے صرف ۱۶ افراد تھے اور آپ نے چھ افراد کے سامنے ہمارے خلاف تقریر کرا دی۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی جناب سومرو صاحب۔

Mr. Ahmedmian Soomro: Sir, on the one hand, we are trying to create healthy parliamentary traditions and healthy decorum in the House. Where is it, Sir, that a person who has been caused of anything should not be given a right of being heard? Whether it is in Shariat? Whether in the ordinary law of the land? As you know Sir, I am not the supporter of the

government but we must take the balanced view. First of all, Sir, when you said that he must be heard it was the duty of all of us to respect that. We are creating, as I said, traditions. Would this be a tradition that we can be proud of, that we debate about someone and we are not prepared to hear what he has to say? Then, of course, it has taken place in the National Assembly. We have voiced our grievances. We have condemned the incident or the situation which arose there but we leave it to the National Assembly to decide it. But this would not be, I would very respectfully urge my colleagues, a good tradition that we should not even be prepared to hear the accused or whatever you may call him and this I would respectfully appeal to them that we have so far maintained the decorum.

Mr. Chairman: Well gentlemen. This is a very difficult situation and I have been very pained to hear what happened yesterday. I thought it was only appropriate that both points of view should come and I do hope that it will be resolved in a proper and appropriate manner and I hope that this incident will be behind us.

جناب محمد طارق چوہدری: اگر آپ اس کو حذف نہیں کریں گے تو ہم اگلی کارروائی کا بائیکاٹ کریں گے۔

Mr. Hasan A. Shaikh: But Sir, I am sorry to say that this will not stop the TV, Radio and newspapers to publish this. Therefore, either you suspend the sitting from the time we went out without quorum or you expunge the record, otherwise it will all come in the papers and for that he has succeeded in creating a wedge between the Chairmanand the Members.

قاضی عبداللطیف: میں جناب سومرو صاحب سے عرض کروں گا کہ وہ ہمیں اس وقت کورم کے متعلق بتلائیں کہ کورم کے نہ ہوتے ہوئے اجلاس کی پوزیشن کیا ہوتی ہے بجائے اس کے کہ وہ ہمیں یہ نصیحت کرتے ہیں کہ اس کی بات سننی چاہیئے یہ تو علیحدہ بات تھی ہم ان سے یہ گذارش کریں گے کہ وہ ماہر قانون دان ہونے کی حیثیت سے بتائیں کہ اس اجلاس کی پوزیشن کیا تھی اور اس وقت ہم کس پوزیشن میں بیٹھے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی پروفیسر صاحب اس پر بھی if you throw some light

کہ یہ جو بات قاضی صاحب نے کی ہے۔

پروفیسر غور شید احمد: جی میں دونوں باتیں عرض کروں گا اور آپ سے درخواست ہے کہ آپ مسئلے کی جو سنجیدگی ہے seriousness ہے اسے ملحوظ رکھیں اور آپ کو یہ بات دیکھنی ہے کہ سینیٹ کے ارکان نے کبھی ایسا رویہ اختیار نہیں کیا کہ ہم جذبات میں بہہ گئے ہوں یا ہم نے کوئی یک رخہ طریقہ اختیار کیا ہو اس وقت فی الحقیقت ہم ایک غیر معمولی صورت حال سے دوچار ہیں اور جس بنا پر سینیٹ کے ارکان نے قومی اسمبلی کے اس واقعہ کا نوٹس لیا ہے وہ بنیادی طور پر یہ ہے کہ ایک وزیر صاحب نے Publicly ایک ایسا رویہ اختیار کیا اور وہ رویہ پوری قوم کے سامنے آیا اور ہم نے اس واقعہ کا نوٹس لیا ہم یہاں اس وقت بحیثیت Judiciary کے نہیں بیٹھے ہوئے اگر ہماری یہ حیثیت ہوتی تو پھر ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ساتھ بہن عابدہ اور چوہدری شجاعت صاحب کو بھی ہم بلاتے اور دونوں کو بات کرنے کا موقع دیتے ہماری حیثیت Judiciary کی نہیں، ہماری حیثیت دراصل ایک سیاسی فورم کی ہے جس سیاسی فورم نے اس بات کا نوٹس لیا ہے کہ دوسرے ایوان میں ایسی چیزیں ہوئی ہیں کہ جو جمہوریت کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہیں جو پوری قوم کے لیے شرمناک ہیں اور ہم نے پھر متوجہ کیا اسی ہاؤس کو، اسی ہاؤس کے ارکان کو کہ آپ اسے resolve کر لیں اور چند وزراء نے یہ بات کہی کہ ہاں یہ صورت حال ایسی ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں ہمارا احتجاج ہی یہ ہے کہ جب تک یہ مسئلہ اس ایوان میں resolve نہیں ہو جاتا ہم متعلقہ وزیر کو نہیں سنیں گے عام حالات میں ان کا حق ہے اور ماضی میں ہم نے ان کو یہ حق دیا ہے لیکن جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا بطور احتجاج ہم ان کو نہیں سنیں گے یہ ایک غیر معمولی صورت حال ہے اسے آپ رولز کی کتاب میں نہیں پائیں گے اس کے لیے آپ کو ضمیر میں جھانک کر دیکھنا چاہیئے، اور یہ ہمارا حق ہے، یہ سیاسی اعتبار سے جماعتی زندگی میں، اجتماعی زندگی میں آپ کو معلوم ہے کہ social boycott ایک معروف طریقہ ہے خاندانوں کے اندر یہ ہوتا ہے، شہروں کے اندر یہ ہوتا ہے۔

میں اس سے آگے بڑھ کر آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ سورۃ توبہ کا مطالعہ کیجیے قرآن پاک میں ہمیں ذکر ملتا ہے کہ تین صحابہؓ، جن پر ہماری جانیں نثار، لیکن جب ان کے بارے میں جب ان کا سوشل مقاطع کیا گیا تو تمام مسلمانوں نے ان کا مقاطع کیا جب تک کہ وہ resolve نہ ہو گیا۔

ہم نے دراصل جو راستہ اختیار کیا ہے وہ خالص اخلاق کے مطابق ہے اور ہماری روایات کے مطابق ہے اس میں کوئی عدالت کا معاملہ نہیں ہے اگر عدالت ہوتی تو بالکل صحیح ہے کہ موقع دیا جاتا جناب موصوف کو بولنے کا اور باقی ساری پارٹیوں کو بھی۔ اس واقعہ کو confuse کیا گیا ہے، میں یہ بات پورے ادب سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس معاملے کو اس کے حقیقی پس منظر میں لیں ہم بھی اس بات سے واقف ہیں کہ اخلاق کی حدود کیا ہیں ہم بھی اس سے واقف ہیں کہ defence کے rules کیا ہیں اور ڈاکٹر صاحب نے ہماری عدم موجودگی میں جو باتیں کہی ہیں میری نگاہ میں وہ illegal ہیں اس لیے کہ آپ کو کورم کے بارے میں متوجہ کر دیا گیا تھا۔ بلا شبہ جب تک کہ متوجہ نہ کیا جائے اس وقت تک چیئرمین کا یہ حق ہے کہ وہ کورم کو نظر انداز کرے لیکن ایک بار جب متوجہ کر دیا جائے تو اس کے بعد اس کا یہ اختیار نہیں رہتا اور میں چاہونگا کہ ذرا رول نکال کر دیکھ لیں تاکہ آپ کی بھی یادداشت refresh ہو جائے اور ہماری بھی کہ اس معاملے میں کیا قانونی پوزیشن ہے اخلاقی پوزیشن ہے، اخلاقی پوزیشن ایک میں نے آپ کو بتلا دی ہے اور کورم کے بارے میں آپ یہ چیز ملاحظہ فرمالیں۔

"Rule 5(2) at any time during the continuance of a sitting, attention of the Chairman is drawn to the fact that less than one-fourth of the total membership of the Senate is present, he shall suspend the business of the Senate and cause the bells to be rung for five minutes, but if no quorum is available even when the bells stop ringing, he shall adjourn the sitting."

ایک مرتبہ point out کرنے کے بعد آپ کا یہ discretion ختم ہو جاتا ہے، اور ہم نے خود یہ روایت رکھی ہے اور اس مسئلے کو کبھی raise نہیں کیا لیکن اس سے پہلے اسی ہفتے میں دو بار یہ قاعدہ invoke کیا گیا ہے اور آج جب اسے invoke کیا گیا تو آپ کا فرض تھا کہ آپ اس وقت کورم کا نوٹس لیتے، گھنٹیاں بجواتے اور lack of quorum کی بنیاد پر جو باتیں بھی کہی گئی ہیں۔ ہاؤس اس وقت in Session نہیں تھا چاہے آپ Chairman ہوں لیکن House in session نہیں تھا اور وہ تقریر ریکارڈ کا حصہ نہیں ہو سکتی آپ کو اسے expunge کرنا چاہیئے۔

جیسا کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ ہم اب بھی reconsideration کے موڈ میں ہیں ہم نے اپنے جذبات کا اظہار کر دیا ہے اور ڈاکٹر صاحب نے پریس کانفرنس بھی کی تھی اور یہاں جو تقریر کی ہے اس کی حیثیت بھی پریس کانفرنس سے زیادہ نہیں ہے وہ سینیٹ میں خطاب نہیں ہے وہ ان کی ایک ذاتی تقریر ہے محض پریس کانفرنس جسے ہم ماننے کو تیار نہیں ہیں، اسے expunge ہونا چاہیئے اور اگر قومی اسمبلی میں مسئلہ resolve ہو جاتا ہے تو انشاء اللہ ہم اسی طرح جس طرح ماضی میں تعاون کرتے رہے ہیں آئندہ بھی تعاون کریں گے لیکن جب تک یہ معاملہ وہاں resolve نہیں ہوتا ہمارا social boycott جاری رہے گا ہم اخلاقی طور پر justified ہیں سیاسی طور پر justified ہیں اور ہم باقی تمام وزراء کو سنیں گے لیکن ڈاکٹر صاحب کو نہیں سنیں گے۔

Mr. Chairman: From the Government side would somebody enlighten me on this aspect Rule 5?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I would, Sir.

معتمد و فاضل اراکین: ڈاکٹر صاحب کو ہم نہیں سنیں گے، جب تک ہمارا سوشل بائیکاٹ ہے ہم نہیں سنیں گے۔

Mrs. Shahnaz Wazir Ali: On a point of order.

Mr. Chairman: Would you like to enlighten me?

Mrs. Shahnaz Wazir Ali: I would not like to enlighten you because I think that you are well placed to make the decision.

Mr. Chairman: No. No. But this is a point which has been raised.

Mrs. Shahnaz Wazir Ali: I would just like to ask a question Mr. Chairman if I may be allowed, and that is that I believe that when the discussion started in the first place, in fact, there was no move for suspension of the Question Hour. If you will please kindly look at the record and if you would be so pleased.....

(Interruption)

I am not absolutely certain of this. I would request to you Mr. Chairman.

آپ ذرا ریکارڈ چیک کروا لیجئے جب بحث پہلے شروع ہوئی تھی تو اس وقت سوالات کو Suspend کرنے کے لیے کوئی motion move نہیں کی گئی تھی بالکل نہیں ہوئی تھی۔

This is my own information and may be you would like to suspend the entire proceedings thereafter.

جناب چیئرمین: وہ بھی دیکھ لیں گے۔ صاحبزادہ الیاس صاحب۔

صاحبزادہ محمد الیاس: جناب چیئرمین صاحب! میں نہایت ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ کی کارکردگی بے مثال رہی ہے آپ نے چونکہ آج کے تمام اجلاس کی صدارت نہیں فرمائی اس لیے یہ معاملہ کچھ گڑبڑ ہو گیا ہے۔ یہاں ڈاکٹر صاحب کو آپ نے اپنی طرف سے defence کا جو حق دیا ہے وہ پیدا ہی نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کے خلاف یہاں کوئی مدعی تو پیش نہیں ہوا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ آپ پندرہ بیس منٹ کے لیے ریٹائرنگ روم میں تشریف لے جا کر اس معاملے پر نظر ثانی فرمائیں۔

کورم کا مسئلہ بھی صحیح طور پر فیصل ہو جائے گا۔

Mr. Chairman: If you agree with this, I will adjourn the House for 15 minutes and in the meantime Mr. Muhammad Ali Khan, Sahibzada Sahib and Mr. Muhammad Tariq Chaudhry may please come to my chamber. Let me discuss with you and then we can take a decision on this matter.

Sahibzada Muhammad Ilyas: Yes, Sir. Thank you.

Mr. Chairman: So, the House is adjourned for 20 minutes.

[The House then adjourned for 20 minutes]

[The House re-assembled after interval with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair]

Syed Zafar Ali Shah (Minister for Production): Point of order. Sir, I simply want to bring to your kind notice that in the beginning the Order of the Day was not followed and I raised this point to the Deputy Chairman who was presiding at the time. the Order of the Day mentions Questions Hour and this debate has been continued without that. Either that should be suspended or this motion may be made and allowed to continue but at that time the members interrupted my speech and the Deputy Chairman abruptly did not allow me to speak any further on that. The point was that if the Order of the Day was not followed the proceedings of the House were in order or not?

Mr. Chairman: This is not the question at the moment Zafar Ali Shah Sahib.

Syed Zafar Ali Shah: Sir, if you allow me.

Mr. Chairman: No, No, forget this. Please you guide me on this point because you have been a Deputy Speaker and you are a lawyer. The question which has been raised before me now is that since there was no quorum when Dr. Sher Afgan made a speech, some members have said that this should be expunged from the record. Please guide me on that as to what is the status of the proceedings after the question was raised about quorum.

سید ظفر علی شاہ: جناب اس کے بارے میں یہی عرض کر سکتا ہوں کہ جب Chair نے ایک رولنگ دی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں رولنگ تو نہیں دی۔ میں نے پوائنٹ کو نوٹ نہیں کیا۔ I wanted Dr. Sher Afgan to have his point of view expressed in the House, I did not give a ruling on that pint. I did not say anything on that and I said 'I will not entertain that point'.

تو اس پر مجھے بتائیں کہ کیا صورت ہونی چاہیئے؟

سید ظفر علی شاہ: مجھے یہی عرض کرنا ہے کہ جب آپ ان کو موقع دیا اور یہ کہا کہ یہ ان کا حق ہے It is a ruling جب یہ کہا جائے کہ یہ ان کا حق ہے کہ ان کو سنا جائے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ مجھے یہ بتائیں۔ The real issue which has been raised is that جس وقت یہ پوائنٹ کیا گیا، اس کے بعد کارروائی نہیں ہونی چاہیئے تھی، اس پر ذرا مجھے گائیڈ کریں۔ Because you have been a Deputy Speaker therefore, I am asking you.

سید ظفر علی شاہ: جناب یہ ہے کہ اس میں آرٹیکل ۵۹ میں یہ کہا گیا ہے، آئین کے آرٹیکل میں۔

(Pause)

جناب چیئرمین: آپ پھر لمبی بات میں چلے گئے ہیں۔ That validity shall not be questioned.

سید ظفر علی شاہ: یہ آپ کا فیصلہ ہے۔ کسی بھی proceedings کو سنتی ہے، اس کو جائز قرار دیتی ہے۔ مثلاً میرا بھی ایک پوائنٹ تھا، میں نے بھی یہی پوائنٹ اٹھایا تھا۔

جناب چیئرمین: آپ کے خیال میں اگر پوائنٹ کو رم کا اٹھایا جائے تو

Would it be appropriate for the Chairman to say, "I am not going to entertain it now, I will do it later". Was it correct?

سید ظفر علی شاہ: جی situation it can be because کو دیکھنا چاہیئے۔

(Interruption)

Sir, you ask the Members to give me the chance because I can not have my mind running in two directions.

جناب چیئرمین: جی فرمایئے۔

سید ظفر علی شاہ: یہ آپ کا اختیار ہے۔ اگر آپ کسی کو سننا چاہتے ہیں اور کسی نے کورم کا سوال اٹھایا ہے تو آپ اس کو disregard کرسکتے ہیں اس وجہ سے پھر وہ proceedings جو ہیں وہ invalid نہیں ہو جاتیں۔ میری تو یہ عرض ہے، اس کے علاوہ یہ قدرتی انصاف بھی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ صحیح ہے، اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

سید ظفر علی شاہ: اب جو روایات بنتی ہیں ان کو بھی رولز کی حیثیت حاصل ہوتی ہے وہ روایات یہ ہیں کہ اگر کسی آدمی کو موردِ الزام ٹھہرایا جائے اس پر فردِ جرم عائد کر دی گئی ہو تو اسے بغیر سنے condemn کرنا اور وہ ان حالات سے بھی واضح ہو جاتا ہے کہ جب ہمارے معزز اراکین ایوان میں واپس آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم ان کو اس لیے نہیں سننا چاہتے کہ یہ پریس میں آئے گا لوگ سنیں گے آپ دیکھیں کہ اس کارروائی کو حذف کرنے سے کیا نتائج نکلیں گے، کیا اثرات مرتب ہوں گے سینیٹ کے بارے میں؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: شاہ صاحب آپ تشریف رکھیں، قاضی صاحب مختصراً کچھ کہنا چاہیں گے آپ؟

(مداخلت)

سید ظفر علی شاہ: رولز میں، یہ ہے کہ اس میں validity of the proceedings shall not be questioned.

Mr. Chairman: I know that, that is not the issue. The issue that I have put to you اور اس پر مزید سوچ کر مجھے بتائیں۔

if you can guide me. The question is when the point of quorum was raised, as you know, I said that I was not going to entertain it then. And I did so because I wanted to give a right to Dr. Sher Afgan but technically the rules are what they are. So, I want you to please guide me in the light of your experience and also that you are a lawyer as to what is the status of proceedings after that point of time.

سید ظفر علی شاہ: جناب میں lawyer تو نہیں ہوں میں نے law ضرور پاس کیا ہے میں نے ایک دن بھی پریکٹس نہیں کی ہے۔ اس لحاظ سے تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن میرا ادراک کہتا ہے کہ آپ کا جو فیصلہ ہے اس کو بدلنے کے لیے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: Chair نے فیصلہ کیا نہیں ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ میں کورم کو overrule کرتا ہوں۔ میں نے یہ کہا تھا کہ یہ پوائنٹ میں بعد میں لوں گا۔

سید ظفر علی شاہ: لیکن ان کا حق Right of the person to reply. آپ نے قبول کیا۔

Mr. Chairman: So, that is now the question as to what is the status of proceedings after supposing I took the right decision.

پھر تو کوئی problem نہیں ہے۔

سید ظفر علی شاہ: جی

Mr. Chairman: Supposing I took a wrong decision. Then what consequences will flow?

Syed Zafar Ali Shah: The consequences will be that whether the proceedings were in order or not. You have the singular position of having the right to order the proceedings to be in order.

Mr. Chairman: O.K.

Syed Zafar Ali Shah: That is final. No court of law can go into it.

جناب چیئرمین : Thank you, Shah Sahib, کاظمی صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے تھے on this legal point.

سید امیر حیدر کاظمی : جناب والا ! یہاں بہت سی تقریریں ہوئی ہیں، آپ کے فیصلے کے بعد جب ڈاکٹر شیرافگن نے اپنی تقریر ختم کی تو یہ کہا گیا کہ آپ dictator ہیں اور ہم آپ کے خلاف کارروائی کریں گے۔ سینیٹ کی کارروائی ۱۵ منٹ روکنے کے بعد اگر اس پر بحث ہوتی ہے تو یہ ملک میں بڑی عجیب سی مثال ہو گی اور پارلیمانی تاریخ میں بھی کہ دھمکی آمیز زبان استعمال کی جائے اور اس کے بعد چیئرمین پندرہ منٹ کے لیے اس کو postpone کریں اور پھر اس پر بحث کی اجازت دی جائے یا تو وہ دھمکی آمیز زبان withdraw کی جائے۔۔۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین ! میں ذاتی وضاحت پر عرض کرتا ہوں۔ جناب گزارش یہ ہے کہ چیزوں کو سیاق و سباق سے ہٹا کر پیش کرنے سے یہ تلخی بڑھے گی یہ مجھ سے زیادہ اور باقی لوگوں سے زیادہ ادھر ادھر سے ہٹا کر باتیں کرنے والے نہیں ہیں۔ اگر ہم بھی پتھر پھینکیں گے تو اتنے ہی زور سے لگے گا لہٰذا جو چیز ہم یہاں سے اٹھا کر باہر لے گئے تھے اور آپ کو یہاں آکر فیصلہ کرنا تھا ان دو آدمیوں نے یہاں کھڑے ہو کر اپنا نقطۂ نظر بیان کیا ہے تو اس طرح اب ہم اس پر جوابی بات جب شروع کر دیں گے تو صورت حال ٹھیک نہیں ہو گی میں نے یہ کہا تھا کہ ہم آپ کو دھمکی نہیں دینا چاہ رہے آپ ہمارے چیئرمین ہیں آپ کے ذمے یہ کام لگایا گیا ہے کہ آپ اس ایوان کو چلائیں اور اس کے business کو regulate کریں ہم آپ کو اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ آپ خود ایوان ہو جائیں آپ خود ایوان نہیں اور انہوں نے سیاق و سباق سے ہٹا کر اس

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

کو dictatorship اور دھمکی کہا اور یہ دیکھیں یہ میرے اور آپ کے درمیان اس کو جو حرکت کہتے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہوتی میں وہ لفظ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں جو کرنا چاہ رہے ہیں ایک تو یہ اور دوسرا میں ان کا جواب یہ دینا چاہ رہا ہوں ظفر علی صاحب نے جو فرمایا کہ اس میں ... بات تو انہوں نے کہہ دی کہ جی چیئرمین صاحب کی یہ صوابدید ہے سوال ہم نے صرف کورم کا اٹھایا تھا کورم کا اسی کتاب میں جس کو وہ پڑھ رہے تھے برائے کرم وہ کورم والی کلاز نکالیں اس کو ذرا پڑھ لیں۔ جناب چیئرمین! وہ ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: Right. I am aware of the rule about quorum. Mr. Ahmedmian Soomro briefly, if you can just say something.

Mr. Ahmedmian Soomro: About right of reply for a person being accused.

Mr. Chairman: There is no objection on that.

Mr. Ahmedmian Soomro: Second is about quorum..

Mr. Chairman: Yes, that is the point under discussion now.

Mr. Ahmedmian Soomro: The question of quorum which you want to ask, there are two provisions about that.

One is Rule 5 of the Rules of Procedure and more important is Article 55(2) of the Constitution. Article 55(2) says:

> "If at any time during a sitting of the National Assembly" (which also applies to the Senate) "the attention of a person presiding is drawn to the fact that less than one-fourth of the total membership of the Assembly is present, he shall either adjourn the Assembly or suspend the meeting until at least one-fourth of such membership is present".

Therefore, Sir, Article 55(2) is binding upon and then it supported by Rule 5 of the Rules of Procedure which flows on account this. No doubt, Dr. Sher Afgan Khan Niazi had a right reply and it is

parliamentary convention which we have to lay down; we have to maintain good conventions but of course, on the legal side you are bound by Article 55(2) and the proceedings could not go further when it was pointed out that less than the one-fourth membership is present.

Mr. Chairman: Thank you.

Yes, please Sahibzada Ilyas.

Sahibzada Muhammad Ilyas: Sir, my submission is that the permission given to Dr. Sher Afgan Khan Niazi to speak was based on wrong presumption. It is correct that nobody can be condemned without being heard. But he was a party to a quarrel with other two Members of the National Assembly and those two members were not given a chance to speak here and we were not enabled to judge properly as to who is wrong and who is right and because unfortunately you came to the proceedings in the middle of the session and, therefore, to error is human and I request you to revise your decision.

قاضی عبداللطیف: میرے خیال میں بات ذرا سمجھی نہیں گئی، ہم نے شیرافگن صاحب پر کوئی الزام نہیں لگایا، ہم اس کو مصالحت کے لیے مجبور کر رہے تھے تاکہ جن کے ساتھ ان کی تلخی ہوئی ہے ان کے ساتھ ان کی مصالحت ہو اور اسی بنیاد پر یہ یہاں کہا گیا ہے کہ جب تک ان کے ساتھ ان کی مصالحت نہیں ہوگی اور اس فورم کے اندر وہ فیصلہ نہیں ہوگا اس وقت تک ہمارا ان سے بائیکاٹ ہوگا تو ہم نے ان پر الزام لگا کر کے ان کو ایک فریق بنا کر کے یہاں مقدمے کی سماعت نہیں کی کہ جس کا فیصلہ ہم یہاں کرنا چاہتے ہیں، ہم نے ان کو مصالحت کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کی ہے جس کا طریقہ ہمارے پاس یہی ہو سکتا تھا۔

Mr. Chairman: Syed Zafar Ali Shah on a point of order.

Syed Zafar Ali Shah: My submission is that when the order of the Day is not followed, as it is necessary to follow...

Mr. Chairman: This you should have pointed out at that time when it was not followed.

(Interruption)

[Mr. Chairman]

You see, at the moment I am engaged in this point of order and whe this is under discussion, no other point of order can be raised.

I will give a decision.- کوئی raise جب آئندہ ایسی بات ہو اسی وقت

Syed Zafar Ali Shah: This has been raised in the morning and n decision was given.

Mr. Chairman: Thank you. Sit down please, Shah Sahib.

Well, gentlemen, this point which has been raised is a very importa point, as to whether the proceedings after the matter of quorum was rais were in order or not? It is a very valid and an important point, and I thir it is a point which merits deeper consideration, therefore, I am reserving r ruling on this question and I will decide after a detailed consideration as what is the status after the point of quorum was raised by Qazi Abdul La and also Mr. Mandu Khel pointing out that there was no quorum in t House.

In the meantime, I would request the media, particularly government media that is print media and the electronic media not to giv slant to the proceedings today and please ensure that nothing is done wh will give cause of grievance to the Members of this House and I would like to give a warning to the print media and the electronic media tha after this warning and this request that I am making, anything is done t the House would be justified in taking action against the parties concer and I would also like to request the honourable Ministers present to ple ensure that nothing is done which will in any way tarnish the image of House or give any slant to the proceedings which will create further ten in this House. So, this is a very important question. I am reserving the ru on this and I will decide as to what is the status of the proceedings after point of quorum was raised by the honourable Members of this Ho Thank you.

Now as far as the other proceedings are concerned, the questions h has not yet been availed of.

Prof. Khurshid on a point of order.

Prof. Khurshid Ahmed: I would request that we should go straight to a very important adjournment motion which has been moved by seven of the Senators.

(Interruption)

Mr. Chairman: So, I will formally say that it has been moved by Prof. Khurshid Ahmed under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, that the questions hour and other proceedings be suspended to enable the Members to take up the adjournment motion on the petroleum issue.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: So, the questions are taken as read and laid on the Table of the House.

(Interruption)

Mr. Ahmedmian Soomro: No, Sir, I object to the questions being taken as read because some of them have come up for the second time. Therefore, they should go on to the next day.

Prof. Khurshid Ahmed: The session is being prorogued. So, let it be taken to be as read.

Mr. Chairman: If they are taken as read and if you want to ask anything further or you want to raise a discussion for half an hour you can do it. If you take them to the next rota day,

پھر اس دن کی کارروائی بھی ہو گی اور یہ بھی جمع ہو جائے گی ۔

Mr. Ahmedmian Soomro: Sir, my objection is that some of these questions particularly three of them which are 1,2, and 3 were put on the last rota day and the Minister for Education was not present.

Mr. Chairman: Please note (Secretary Sahib) that these three questions shall be taken over to the next rota day.

سید فصیح اقبال: جناب ایجوکیشن کے بارے میں میرا ایک سوال تھا۔
جناب چیئرمین: We will take it as read. اس پر مزید آپ نے کچھ کہنا ہے تو half an hour discussion raise کر دیں۔
سید فصیح اقبال: وزیر صاحبہ اس سوال کے لیے تیار ہو کر آئی تھیں لیکن چونکہ ایسا قومی مسئلہ آ گیا ہے لہذا اس کو اگر آپ دوسرے rota day پر لے آئیں تو بہتر ہوگا۔

Mr. Chairman: Right.

Begum Shehnaz Wazir Ali: Mr. Chairman, Sir, I want to bring something on record.

Mr. Chairman: Today, we cannot.

Begum Shehnaz Wazir Ali: Please I am on a point of order and I want to make a clarification for your information that repeatedly in the House it is said

کہ منسٹر موجود نہیں ہوتے questions answer کرنے کے لیے۔۔۔۔
جناب چیئرمین: بیگم صاحبہ آج جو مسئلہ ہے آپ کے سامنے ہے۔۔۔
بیگم شہناز وزیر علی: جب Questions Hour آیا ہے۔

Now the honourable Members are not interested in the question.

Mr. Chairman: No. They are interested.

Begum Shehnaz Wazir Ali: They are not interested in getting the information, they are not interested in getting answers to the questions.

Mr. Chairman: They are interested in it.

Begum Sahiba, please understand the context.

Begum Shehnaz Wazir Ali: No. Mr. Chairman, Sir, I do protest against it because frequently allegations are made in this House.

Mr. Chairman: Please understand the context what the honourable Members are saying is that there is something more important and they would like to discuss that.

It does not mean that they do not want the answers of the questions. So I think, without utilizing further time we take up the adjournment motion on Petroleum. Where is the mover of the motion?

سید امیر حیدر کاظمی: جناب چیئرمین صاحب! میں بھی آپ کے نوٹس میں ایک چیز لانا چاہتا ہوں کہ وزارت منسٹری کے سوالات ۲۹ کو یہاں بھی ہیں اور ۲۹ کو نیشنل اسمبلی میں بھی ہیں۔

جناب چیئرمین: اگر آپ کو کوئی دقت ہو گی تو

we will make some arrangement

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Ahmedmian Soomro: Recognition of Islamic Urdu Medium School, Dubai

23. Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Islamia Urdu Medium School at Dubai gets recognition/affiliation on yearly basis;

(b) whether it is also a fact that the said school has applied for affiliation on permanent basis if so, the action taken so far; and

(c) whether it is also a fact that the said school gets no grant from the Federal Government?

Al-Haj Syed Ghulam Mustafa Shah: (a) Yes.

(b) The school has applied for permanent affiliation. The Federal Board of Intermediate and Secondary Education, Islamabad will consider the request on completion of the conditions of affiliation.

(c) No. However, financial assistance is not directly related to affiliation.

(The questions No. 23 was not rota day)

English as Medium of instruction

Prof. Khurshid Ahmed:

25. Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether it is correct that the government has decided to allow schools to adopt English as medium of instruction for all subjects from class-I

(b) whether it is correct that even for those schools which continued to use the national language or an approved provincial language as medium of instruction would have to teach English as an additional language from class-I, if so;

(c) the reasons for reversal of the educational policy adopted earlier;

(d) whether the Government has decided to introduce mother-tongue as medium of instruction at primary level and if so, its consequences in provinces with more than one mother-tongue; and

(e) the steps being taken to bring about national integration in areas where a multiplicity of mother tongues exists?

Al-Haj Syed Ghulam Mustafa Shah: (a) Yes. Option has been given to adopt English as medium of instruction in all subjects from Class-I.

(b) Yes. It has also been decided that the schools where the medium of instruction is Urdu or an approved Provincial language, English be taught as an optional language from Class-I desired.

(c) Urdu or an approved Provincial language is the medium of instruction and examination in the country. English has also been allowed as one of the media of instruction for the following reasons:--

(i) Most of the literature in Science and Technology is available in English.

(ii) Being deficient in scientific terminology, Urdu does not help higher studies, particularly in foreign countries.

(iii) Urdu is not the medium of instruction and examination for higher studies, particularly in basic sciences/professional institutions (e.g. medical and engineering).

(iv) There are some institutions in the country which prepare their students for examinations conducted by foreign agencies. They have to follow the medium of the examining body which is English.

(v) This step would broaden the outlook of our students by enhancing their command over English language.

(vi) All countries of the world teach one or two foreign languages. For Pakistan English is the only language which can be taught as a second language. So sooner it is started, better it would be.

(vii) Constitution of Pakistan demands that equality of educational opportunities be ensured. While the wards of the rich can afford to study in English medium schools, the poor students are deprived of this facility. Introduction of English medium in government schools will extend the facility to the poor as well.

(viii) Private Schools for Class-I to X are offering education in English medium. It does not seem logical to deprive the Government schools of this facility.

(ix) Quality of instruction in Pakistan Embassy Schools abroad will improve. These Schools will attract larger number of international students and thus improve Pakistan's image abroad.

(x) Grant of option will reduce the existing undue popularity of private institutions and also our students will not be tempted to go for 'A' and 'O' level examinations conducted by foreign bodies who have well known vested interests.

(d) The option to use an approved provincial language as medium of instruction already exists. Any province which decides to use the mother tongue as medium of instruction can do so. Since only one approved provincial language is to be used in a province as mother tongue and

[Al-Haj Syed Ghulam Mustafa Shah]

medium of instruction, repercussions are not expected in provinces where more than one mother tongue exists.

(e) All provinces have the option to use only language of the province. As such use of one language in one province will automatically help in integration within the province whereas use of Urdu as national language will ensure integration at the national level.

UNIVERSITIES FUNCTIONING IN THE COUNTRY

*Syed Faseih Iqbal:

28. Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the names and locations of the Universities functioning in the country; and

(b) the names and locations of the Universities proposed to be established in the near future and the amount of funds allocated by the Government to various Universities during the current financial year, separately in each case?

Syed Ghulam Mustafa Shah: (a) The names and locations of the Universities is given at Annex. I.

(b) The Seventh Five-year Plan does not envisage the establishment of any new University in the public sector during Plan period. Hence, there is no proposal to establish any University in public sector. The amount of funds allocated for various Universities is given at Annex. II

Annex I

LIST OF UNIVERSITIES IN PAKISTAN

A -- PUBLIC SECTOR UNIVERSITIES

Federal Universities

1. Quaid-i-Azam University, Islamabad.
2. Allama Iqbal OpenUniversity Islamabad.

3. International Islamic University, Islamabad.

Provincial Universities

Punjab:

4. University of the Punjab, Lahore.
5. Islamia University, Bahawalpur.
6. Bahauddin Zakariya University, Multan.
7. University of Engineering and Technology, Lahore.
8. University of Agriculture, Faisalabad.

Sindh:

9. University of Karachi, Karachi.
10. University of Sindh Jamshoro.
11. Shah Latif University, Khairpur.
12. NED University of Engineering and Technology, Karachi.
13. Mehran University of Engineering and Technology, Jamshoro.
14. Sindh Agriculture University, Tandojam.

N.W.F.P.:

15. University of Peshawar, Peshawar.
16. Gomal University, D.I. Khan.
17. NWFP University of Engineering and Technology, Peshawar.
18. NWFP University of Agriculture, Peshawar.

Baluchistan:

19. University of Baluchistan, Quetta.

State of Azad Jammu and Kashmir:

20. University of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffarabad.

B -- Private Sector Universities

1. The Lahore University of Management Sciences, Lahore.
2. The Agha Khan University of Health Sciences, Karachi.

Annex II

GOVERNMENT GRANTS FOR 1989-90

A -- PUBLIC SECTOR UNIVERSITIES

Federal Universities				
1.	Quaid-i-Azam University, Islamabad	39.370	10.000	49.370
2.	Allama Iqbal Open University Islamabad	34.310	12.600	46.910
3.	International Islamic University, Islamabad	47.825	4.514	52.339
Provincial Universities				
Punjab:				
4.	University of the Punjab, Lahore	109.450	20.200	129.650
5.	Islamia University, Bahawalpur	29.788	10.000	39.788
6.	Bahauddin Zakariya University, Multan	28.00	21.200	49.200
7.	University of Engineering & Technology, Lahore	69.600	19.700	89.300
8.	University of Agriculture, Faisalabad	86.090	13.700	99.790

Sindh:				
9.	University of Karachi, Karachi	86.515	21.600	108.115
10.	University of Sindh, Jamshoro	87.010	6.000	93.010
11.	Shah Latif University, Khairpur	19.000	15.000	34.000
12.	NED University of Engineering & Technology Karachi.	38.340	2.247	40.587
13.	Mehran University of Engineering and Technology, Jamshoro	45.325	17.000	62.325
14.	Sindh Agriculture University, Tandojam	45.000	13.200	58.200
N.W.F.P.:				
15.	University of Peshawar	80.140	5.410	85.550
16.	Gomal University, D.I. Khan	38.945	10.000	48.945
17.	NWFP University of Engineering and Technology, Peshawar	30.650	7.500	38.150
18.	NWFP University of Agriculture, Peshawar	27.810	80.000	107.810
Baluchistan:				
19.	University of Baluchistan, Quetta	40.700	9.545	50.245
States of Azad Jammu & Kashmir:				
20.	University of Azad Jammu & Kashmir, Muzaffarabad	28.925	11.900	40.825
	Grand Total:	1012.793	311.316	1324.109

Scholarships in International Universities

***Syed Faseih Iqbal:**

29. Will the Minister for Education be pleased to state the number of scholarships granted in various International Universities or Institutes since December, 1988, indicating also the percentage of such persons belonging to the province of Baluchistan?

Al-Haj Syed Ghulam Mustafa Shah: (a) Since December, 1988, 78 scholarships have been granted in various International Universities or Institutes, under various scholarships programmes of Ministry of Education.

(b) the percentage of such belonging to the Province of Baluchistan is 8.98 per cent.

Details of scholarships awarded since December 1988 is set out below:-

S.No.	Name of Scheme	Total awarded	Awarded to Balochistan	Remarks
1.	Central Overseas Training Scholarship Scheme.	19	1	--
2.	Quaid-e-Azam Scholarship Scheme	1		This is meant for students, who secure overall 1st position in the whole university.
3.	Cultural Scholar ships Scheme	45	3	--
4.	US AID Faculty Development Programme	13	3	--

LIST OF COSTS AWARDEES

S. No.	Name of Scholar	Department/ Field of Study	Name of University/ Institute
1.	Muhammad Yousaf Awan, University of Engg. & Technology, Lahore	Architecture	University of Shaffiel
2.	Muhammad Akram, Assistant Professor, University of Engg. & Technology, Lahore	Mining Engg.	Virgenia Polytechnic Institute USA

3.	Mukhtar Ali, Government college, Lahore	Organic Chemistry	University of Birmingham, UK
4.	Abid Rafiq Ahmad, Government Science College Wahdat Road, Lahore	Inorganic Chemistry	University of Brunal
5.	Khushi Mohammad, University of Agriculture, Faisalabad	Micro-Biology	University of Surrey, U.K
6.	Muhammad Ali, Government College, Sargodha	Physical Chemistry	Kings College London U.K
7.	Mr. Tausif Azid, B.Z. University, Multan	Economics	University of Wales. UK
8.	Syed Hassan Raza, Department of Agriculture, Faisalabad	Dairy Production	New Castleupontyne UK
9.	Mohammad Azhar Iqbal, Punjab University, Lahore	Physics	University Lancester UK
10.	Mr. Muhammad Amjad, Agriculture University Lahore	Harticulture	University of Salford. UK
11.	Mr. Syed Ali Akbar Hussain, Assistant Professor Engg. & Technology University, Lahore	Architecture	University of Edingburgh, UK
12.	Miss Shabnam Shalwani, University of Sindh, Jamshoro,	Economics	University of Notradam, Indiana, USA
13.	Mr. Lakhumal Shah Abdul Latif, University Khairpur	Organic Chemistry	Univesity of Glasgow, UK
14.	Mr. M. Qasim Bughio, Sindh University, Jamshoro	Linguistic	SOAS University of London, U K
15.	Mr. Hamidullah, N.W.F.P. Agriculture University, Peshawar	Nutrition	University of Leeds. UK
16.	Mr. Ansar Mehmood Durrani Balochistan University, Quetta.	Pharmacy	University of Wales, UK
17.	Mr. Abdur Rasheed Naeem Allama Iqabl Open University, Islamabad.	Economics	University of Glasgow, UK
18.	Mr. ghulam Ghus, University College Kotli, AJK.	Business Admn	University of Salford, UK
19.	Syed haider Hussain Naqvi, F.G. Degree College No. 1, H-8, Islamabad	Solid State Physics	University College London, U K

LIST OF QUAID-E-AZAM SCHOLARSHIP AWARDEES

20.	Mr. Riasat Ali University of Agriculture, Faisalabad	Agriculture, Engineering	Oklahema State University U S A

CULTURAL SCHOLARSHIP AWARDEES

S.No.	Name of the Scholar	Country
1	2	3
	PUNJAB	
1.	Mr. Yousaf	China
2.	Mr. Tayyab Ansari	China
3.	Mr. Tariq Mahmood	Japan

[Al-Haj Syed Ghulam Mustafa Shah]

4.	Islamullah Khan	Japan
5.	Mr. Khaliq Ahmad Choudhry	Japan
6.	Mr. Khalid Farooq	Alesco (Sudan)
7.	Neelam Naz	Poland
8.	Mr. Shabbir Ahmad	Romania
9.	Syed Mohammad Shahid	Turkey
10.	Miss Sadia Saeed	Turkey
11.	Mr. Mohammad Tahir Yaqub	China
12.	Mr. Ghazanfar Ali Shah	China
13.	Mr. Saifullah Cheema	China
14.	Miss Tahira Nasreen	China
15.	Mr. Dil Baugh Mohammad	China
16.	Mr. Zahid Pervaiz	China
17.	Ch. Sajjad Ahmad	China
18.	Mr. Farooq Ahmad	China
19.	Mr. Mohammad Saeed	Poland
20.	Mr. Maqbool Ahmad	Turkey
21.	S.M. Sqlain Naqvi	Turkey
22.	Mr. Khalid Zafarullah	Turkey
23.	Mr. Abad Hussain Minhas	China

SINDH

1.	Mr. Abdul Jabbar	China
2.	Mr. Badur-ul-Haque Baluch	Japan
3.	Mr. Iqbal Ahmad Ansari	USSR
4.	Mr. Mohammad Mehboob	China
5.	Mr. Sultan Ali Khan	China
6.	Mr. Ghulam Mustafa Sher	G.D.R.
7.	Mr. Akhtar Khalid Bhatti	Poland
8.	Mr. Ishaq Ahmad Ansari	U.S.S.R.

NWFP

1.	Mr. Ghulam Qasim	China
2.	Mr. Bahadar Shah	Poland
3.	Mr. Abdur Rashid	China

4.	Mr. Imdadullah	Japan
5.	Lalarukh Kamal	Japan
6.	Ghulam Muhammad	Hungary
7.	Mr. Ferzand Ali Jan	Turkey
8.	Mr. Mohammad Yousaf	Japan
9.	Mr. Naseer Ahmad	Bangladesh
10.	Syed Zahid Hussain	Bangladesh
11.	Mr. Mohammad NadeemAkbar	Bangladesh

FATA/FANA/AJK

1.	Mr. Mohammad Riaz Naseem	China

BALUCHISTAN

1.	Mr. Ghulam Murtaza	G.D.R.
2.	Mr. Mohammad Ilyas	USSR (under process)
3.	Mr. Mahmood-ul-Zaman Khan	Japan (under Process)

LIST OF SUSAID AWARDEES

S. No.	Name of Scholar	Department/ Field of Study	Name of University/ Institute
1.	Mr. Aftab-i-Islam Lecturer, Agriculture University, Faisalabad	Statistics	New Mexico State University Las Crucess, USA
2.	Mr. Abdul Rashid, Dy. Director, UGC, Islamabad	Education	Pennsylvania State University, USA
3.	Mr. Fazli Qadir, Lecturer, University of Peshawar, Peshawar	Statistics	The Oregon State University Corvallis, USA
4.	Mr. Ghulam Mujtaba Khan, Statistical Officer UGC, Islamabad	Education	Pennsylvania State University USA
5.	Mr. Iftikhar Ahmad, Lecturer, Quaid-e-Azam University, Islamabad	Computer Sc.	Boston University, USA
6.	Mr. Irshad Ahmad, COE in Geology University of Peshawar, Islamabad	Geology	The Orgeon State University, USA
7.	Dr. M. Ali Khan Prof. of N Chemistry, university of Punjab, Lahore	Chemistry	State University of New York, USA
8.	Mr. Mahmood Ahmad, University of Agriculture, Faisalabad	Statistics	Lowa Stat University USA
9.	Miss Naureen Aziz, Research Officer, COE in Marine Bio. University of Karachi, Karachi	Biology	Leuisiana State University, USA
10.	S. Talat Khurshid, Dy. Director UGC, Islamabad	Education	University of Pittsburge USA
11.	S. Shamim A. Siddiqi, Lecturer, University of Balochistan, Quetta	Geology	University of Southern California, USA
12.	Dr. Zulfiqar Ahmed, Director COE in Geology, University of Balochistan, Quetta	Geology	California Institute of Technology, Pasadena, USA
13.	Mr. M.A. Farooqi, Lecturer, University of Balochistan, Quetta	Geology	University of Montana, Missoula USA

UP-GRADATION OF PRIMARY SCHOOLS

*Mr. Basheer Ahmad Matta:

31. Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number of Primary Schools in District Islamabad upgraded during the years 1986 to 1988 indicating also the location and the expenditure incurred on each separately;

(b) the names of schools in District Islamabad approved for up-gradation during the current financial year indicating also the expenditures to be incurred on them; and

(c) whether the up-gradation of Primary School Chak Dakhli Sihala, District Islamabad, has been sanctioned during the financial year, if so , the time by which it will be completed if not, its reasons?

Al-Haj Syed Ghulam Mustafa Shah: (a) The Primary Schools upgraded to Middle Schools during 1986-88 are given as under:--

Year	No. of Schools upgraded	Names and Location	Expenditure
1986-87	04	(1) FGBPS, Jagiot (2) FGGPS, Pihont (3) FGGPS, Mohra Nagial (4) FGGPS, Pind Malkan	Rs. 2.88 Million
1987-88	06	(1) FGBPS, Dhaliala (2) FGBPS, Maira Begwal (3) FGBPS, Gagri (4) FGGPS, University Colony (5) FGGPS, Dhoke Gangal (6) FGGPS, Gawala Colony	Rs. 5.028 Million

(b) During the current financial year 1989-90, five schools (one already up-graded at Bhimber Trar) are planned for up-gradation. The details are tabulated below:--

(1) F.G. Girls Primary School, Bhimber, Trar.

(2) F.G. Girls Primary School, G-7/3, Islamabad.

(3) F.G. Girls Primary School No. 27, G-9/1, Islamabad.

(4) F.G. Girls Primary School, Jagiot.

(5) F.G. Girls Primary School, Maira Begwal.

(c) There is no proposal under consideration for the up-gradation of F.G. Boys Primary School, Chak Dakhli, Sihala, which is situated near Rewat. F.G. Girls Middle School, Mohri has recently been upgraded to Middle level. The Girls after passing Class-V from F.G. Girls Primary School Chak Dakhli, Sihala can conveniently go to F.G. Girls Middle School Mohri to continue their studies. The Boys of this school go to seek admission in F.G. Boys Secondary School, Reeat which is at a distance of 5 Km. from Chak Dakhli.

MALE INSTRUCTORS IN COLLEGES FOR WOMEN

* **Mr. Shah Mohammad Khan:**

33. Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether it is a fact that college students both male and female are given training jointly in the University Training Corps by male instructors only, if so;

(b) whether there is any proposal under consideration of the government to appoint female instructors for training girls?

Al-Haj Syed Ghulam Mustafa Shah: (a) No training is imparted to male and female students jointly but the training is given by male instructors of the Army and appointed by them.

(b) No.

Educational Facilities For Pakistan Students

* **Prof. Khurshid Ahmed:**

35. Will the Minister for Education be pleased to state the steps taken by the government to obtain educational facilities for

[Prof. Khurshid Ahmed]

Pakistani students and scholars in the multi-national educational project known as Commonwealth of Learning based in Vancouver, Canada?

Al-Haj Syed Ghulam Mustafa Shah: This Ministry recently received a communication from the Vice-President of Commonwealth of Learning indicating that the Vice-President will be visiting Pakistan to initiate collaboration with Pakistan through development of techniques of non-formal education. Due to official engagements the Vice-President has postponed his programme for the time being. This Ministry is now waiting for the visit to finalize the collaboration with Commonwealth of Learning.

ZINA CASES DECIDED BY THE SHARIAT COURT

Prof. Khurshid Ahmed:

16. Will the Minister for Law and Justice be pleased to state the number of cases of Zina decided by the Federal Shariat Court in years 1982-83, 1983-84, 1986-87 and 1987-89 indicating also the number of females accused convicted in the said cases?

Syed Iftikhar Hussain Gilani: The details of Zina cases decided by the Federal Shariat Court during the period from 1982 to December, 1989 including the number of females accused convicted in the said cases are given as under:-

Year	Total Zina cases filed	Decided	Female involved	Female acquitted	Female convicted	Pending Zina Cases of females
1982	287	287	50	38	12	–
1983	394	394	65	50	15	–
1984	461	461	79	54	25	–
1985	518	518	76	53	23	–
1986	551	551	91	67	24	–
1987	503	503	58	44	14	–
1988	358	358	75	56	19	–
1989	455	351	89	50	19	20
Total:	3527	3423	583	412	151	20

ACTING DIRECTOR OF NIPS

٭ **Prof. Khurshid Ahmed:**

17. Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether it is a fact that acting Director, National Institute of Pakistan Studies, Quaid-e-Azam University, Islamabad namely, Prof. Saeeduddin Ahmad Dar was asked to relinquish the charge of the said post and report to the International Islamic University, if so, its reasons; and

(b) the present posting of the said officer?

Al-Haj Syed Ghulam Mustafa Shah: Since the matter is already in the court of Law, the matter is subjudice and cannot be replied in the House.

SHIFTING OF HEADQUARTERS OF APSDEP

٭ **Prof. Khurshid Ahmed:**

18. Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state whether or not it is a fact that the Asian and Pacific skill Development Programme of the ILO, which has its headquarters in Islamabad for the last ten years and has produced over 100 studies, manuals, training programmes for Asian and Pacific region, including a number of area studies and educational programmes, is being shifted from Islamabad to Japan; if so, the steps taken by the government to persuade the ILO to keep this programme situated in Islamabad, as was originally agreed between the Government of Pakistan and the ILO in 1978?

Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka: The government has not received any formal proposal from ILO for shifting the headquarter of Asian and Pacific Skill Development Programme (APSDEP) from Pakistan to Japan. Such a proposal when received from ILO would be opposed by the Government of Pakistan.

Placement Bureau

Syed Faseih Iqbal:

19. Will the Minister for Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the number of employment opportunities provided by the Placement Bureau at various levels in the Country, indicating also the percentage of employees recruited at various levels from each province separately?

Mian Ghulam Mohammad Ahmed Khan Maneka: The Placement Bureau has been dissolved *w.e.f.* 24th August, 1989 *vide* Notification No. 23-1/89-Estt-I, dated 6th February, 1990. On dissolution the defunct Placement Bureau transferred its records to the Women Development Division. It is, therefore, not possible for this Ministry to tabulate and furnish the required information.

TELEPHONE FACILITIES

Akhunzada Behrawar Saeed:

20. Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that telephone facility (VHF-Radio link) has been provided to village Hali, Tehsil Haripur, Hazara, if so, the time by which the same facility will be provided to village Bahp Dhery Barreih, Haripur Hazara?

Makhdoom Amin Faheem: Yes. Since no recommendation either fr Federal Government or Provincial Government has been received installation of Public Call Office nor does it qualify for the Public Office on merits at Bahpur Dhery Barreih, Haripur Hazara, so the time Installation of Public Call Office at this place cannot be given.

POINT OF ORDER RE: TAKING UP PRIVILEGE MOTIONS

Mr. Ahmedmian Soomro: Point of order:

جناب چیئرمین: جی جناب سومرو صاحب۔

Mr. Ahmedmian Soomro: There is a privilege motion also of mi respect of Dr. Sher Afgan.

(مداخلت)

How can you overrule the privilege motion which has to take priority?

Akhunzada Beharwar Saeed: Wee are not going to listen to him, sir.

Prof. Khurshid Ahmed: We are not going to listen to Dr. Sher Afgan.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: ایڈمٹ کر لیں۔

Mr. Chairman: Soomro Sahib, if you kindly agree could we defer it till the next day, tomorrow or day after tomorrow.

Mr. Ahmedmian Soomro: Sir, after that it will become useless.

Mr. Chairman: Day after we will take it up.

Mr. Ahmedmian Soomro: Why not tomorrow Sir?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: ایڈمٹ کر لیں جناب۔

Qazi Abdul Latif: Point of Order.

جناب چیئرمین: ایک منٹ جی پہلے یہ مسئلہ طے کر لیں۔

Okay, so we will take this up.....

Mr. Ahmedmian Soomro: I thought if you are giving your decision.

جناب چیئرمین: نہیں decision نہیں، آج سارا دن دوسری کارروائی پر خرچ ہو گیا ہے تو ٹھیک ہے۔ جی قاضی لطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف: میری ایک تحریک استحقاق تھی جو میں نے آج تقریباً ڈیڑھ بجے دو بجے داخل کی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ کیا ہے جناب؟ اس کا ابھی نمبر نہیں آیا۔

قاضی عبداللطیف: آج داخل کی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ دیکھ رہے ہیں انشاءاللہ وہ بھی کل پرسوں آجائے گی۔

قاضی عبداللطیف: اچھا، آپ ہی کے خلاف تھی۔

جناب چیئرمین: میرے خلاف ہے تو اسے ضرور منظور کیا جائے گا فکر نہ کریں آپ جی جناب بنگلز ئی صاحب۔

میر حسین بخش بنگلز ئی: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے ہاؤس کی اجازت سے ایک چھوٹی سی تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں۔

"I, Chairman of the Senate Standing Committee on Defence Defence Production and Aviation move that a reference be made to the Standing Committee on Ministry of Defence, Aviation Division to enquire and investigate into the decision taken by the PIA to dispose of its shares including the franchise in Hotel Inter-Continental chain in Pakistan alongwith the matters connected with or related to the aforesaid decision."

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Hussain Bhkush Bungalzai Chairman of the Senate Standing Committee on Defence, Defence Production and Aviation that a reference be made to the Standing Committee on Ministry of Defence Aviation Division to enquire and investigate into the decision taken by the PIA to dispose of its shares including the franchise in the Hotel Inter-Continental chain in Pakistan alongwith the matters connected with or related to the aforesaid decision.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion stands referred to the Standing Committee concerned. Adjournment Motion on Petroleum, No. 35. movers میں جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب سلیم سیف اللہ خان، محمد علی خان ہوتی، سید فصیح اقبال، میر ہزار خان بجرانی، مولانا سمیع الحق صاحب۔

(مداخلت)

پروفیسر خورشید احمد: وہ دوسری ہے۔

Mr. Ahmedmian Soomro: This is an earlier motion on the same subject.

Qazi Abdul Latif: You can club that Mr. Chairman, but we are there.

Mr. Chairman: Right. So, this is the same matter on which all of you want to speak. ٹھیک ہے جی پروفیسر صاحب

جناب احمد میاں سومرو آپ کا کونسا نمبر ہے۔

جناب احمد میاں سومرو: یہی ہے نا جس میں پروفیسر صاحب اخونزادہ صاحب ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ پڑھ دیں۔

Mr. Ahmedmian Soomro: We seek the leave of the House to move that the normal business of the Senate be suspended to discuss a matter of paramount national interest and of most recent occurrence i.e. the sharp rise in the prices of petroleum, diesel, kerosine oil and fertilizers among others announced by the government on 26th March, 1990. The other motion has already been carried.

جناب چیئرمین: کون کون اس کی تائید کر رہا ہے۔ جی بہرہ ور سعید صاحب، سید عباس شاہ صاحب، قاضی لطیف صاحب، قاضی مجید صاحب، فصیح اقبال صاحب، محمد خان صاحب، منظور صاحب، مٹھ صاحب، پروفیسر صاحب، صاحبزادہ الیاس صاحب، شاد محمد خان صاحب، سعید قادر صاحب، بنگلزئی صاحب، طارق چوہدری صاحب ٹھیک ہے جی۔

They are in favour of this motion being admitted. Is anybody opposing it? Not being opposed.

Syed Amir Haider Kazmi: Opposed.

Mr. Hassan A. Shaikh: How can a Minister oppose? he is not a Member.

Mr. Chairman: He can oppose. Kazmi Sahib, are you opposing this?

سید امیر حیدر کاظمی: نہیں۔

جناب چیئرمین: oppose نہیں کر رہے۔

سید امیر حیدر کاظمی: میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ہمارے منسٹر جو اس کام کے لیے مقرر کیے گئے تھے۔ ان کا ایک عجیب انداز اور پارلیمانی ہسٹری میں پہلی دفعہ کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے کہ انہیں اپنے آئینی فرائض سے زبردستی روکا جا رہا ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: ان کی شکایت یہ تھی کہ سارا بوجھ ان پر ڈال دیا جاتا ہے آپ ان کا کچھ بوجھ لے لیں آج۔

سید امیر حیدر کاظمی: جناب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اس لیے یہاں سے گئے ہیں کہ ممبران نے کہا ہے کہ ان کا سوشل بائیکاٹ اسمبلی اور سینیٹ کے اندر ہوگا سوشل بائیکاٹ، یہ ایک نئی بات میں نے سنی ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ ان کا کچھ بوجھ لے لیں نا۔ یہ بتائیں کہ اس کو oppose کر رہے ہیں یا نہیں۔

سید امیر حیدر کاظمی: میں تو سمجھتا ہوں کہ معزز ایوان کے جو ممبر ہیں اور جو پارلیمانی روایات ہیں اور قواعد ہیں ان کو پس پشت ڈال کر وہی چیز منوانا چاہتے ہیں، جو اکثریت کے بل بوتے پر وہ سمجھتے ہیں کہ ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: اسی لیے میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

سید امیر حیدر کاظمی: اسے مو کریں اور منظور کریں۔

Mr. Chairman: So, it is not being opposed.

Syed Zafar Ali Shah: It is very important that the Minister Inchar should be present and if he is not present, anybody who doesn't have char of that particular portfolio, of that particular business, I think it will be ve unfair.....

Mr. Chairman: Would you like to oppose it?

آپ کو موقع دے رہا ہوں۔

If you want to oppose it, you can oppose it.

Syed Zafar Ali Shah: Sir, if I am not incharge of that particular business how would I know? The House has decided not to hear the person who is incharge of this business.

Mr. Chairman: You see, the actual Minister Incharge is Minister for Petroleum.

وہ بیمار ہیں۔ ان کی جگہ

any Minister can say...

Syed Zafar Ali Shah: No Sir, that is not fair because then the person Incharge becomes the Minister of Parliamentary Affairs...

Mr. Chairman: Minister for Finance can also come.

Syed Zafar Ali Shah: It will be unfair to expect anyone to answer on his behalf.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی جناب عباس شاہ صاحب۔

Syed Abbas Shah: With due respect, through you I convey to the Minister that Minister for Parliamentary Affairs has nothing to do with this issue. This has been a taxation, an indirect taxation on the nation which either the Minister of finance or the Minister of Petroleum or Fertilizer or Minister of Production, anyone can take this responsibility.

Mr. Chairman: Shah Sahib, since nobody is opposing it and even otherwise I feel it's a matter of public importance, therefore, I hold this to be in order.

Lt. Gen. (R) Saeed Qadir: Mr. Chairman, may i raise a point?

Mr. Chairman: What do you have to say?

Syed Zafar Ali Shah: But then in that case you have to fix another date because....

جناب چیئرمین: آپ فرمائیں ناں کہ کس گراؤنڈ پر oppose کر رہے ہیں۔

Syed Zafar Ali Shah: In that case another day may be fixed and the government side should be heard.

Mr. Chairman: It will be heard.

admissibility کا مطلب یہ ہوتا ہے۔

Syed Zafar Ali Shah: Even on the admissibility for the record sake.

Mr. Chairman: I hold it be in order and then I will fix a time for discussion on the matter. Yes, Gen.Saeed Qadir Sahib?

Lt. Gen (R) Saeed Qadir: Mr. Chairman, the decision of this raising of the prices was taken by the ECC of which the Minister for Parliamentary Affairs is not a member. As such he has nothing to do what so ever with this rise in prices and the Ministers concerned who are Member of the ECC anybody can take it up, therefore, there is no reason to say that the Minister for Parliamentary Affairs is particularly required.

Mr. Chairman: So, since it si not being opposed and also because this is a matter of public importance, it's recent issue *(interruption)*

میں تو پوچھ رہا ہوں۔ تو پھر بتائیں نا on what grounds you are opposing it?

Syed Zafar Ali Shah: I am opposing on the ground, it should be on the record that the person who is responsible for taking charge of that particular item on agenda has been denied the opportunity of being heard by this House. Whenever he has tried to rise he has been shouted down..... and he has been refused to be heard. So, in that case, on that point I say it will be unjust, unwise and unparliamentary to discuss this issue if the particular Minister of the portfolio is not present. Then, in that case that particular discussion has to be conducted or replied or whatever the arguments be given by the Minister for Parliamentary Affairs which I say has been very unceremoniously denied this right and this should be on the record.

Mr. Chairman: So you are not opposing the motion.

Syed Zafar Ali Shah: No. Sir, I am opposing the motion as well. I oppose Sir, that in that case you fix another time for even hearing for admissibility.

Mr. Chairman: No. I don't think that I will waste the time of the House in doing that because in any case we will give the right to the government to reply to the discussion when we fix the time for discussion. At the moment I am holding it to be in order for two reasons (i) there has been no opposition, ... and secondly because I feel it is an important matter of public importance and also a recent issue and, therefore, I hold it to be in order.

Syed Zafar Ali Shah: Atleast on the record it should be there.

Mr. Chairman: It is there.

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! چونکہ یہ clear نہیں ہے کہ یہ ہاؤس کب تک چل رہا ہے اور یہ مسئلہ بہت اہم ہے اس لئے ہم آپ سے درخواست کر رہے ہیں کہ اگلی جو بھی sitting ہو، اس میں اس تحریک التواء کو زیر بحث لایا جائے۔

Mr. Chairman: I have been just informed that the moon has been sighted so tomorrow will be the first of Ramzan.

جناب شاد محمد خان: جناب والا! آپ کی غیر موجودگی میں میرے ریزولیوشن میں ترمیم کرنے کے بارے میں طے کیا گیا تھا اور اس کے بعد سب نے اس کی تائید کی ہے کہ کالا ڈھاکہ کا جو علاقہ ہے اس کو انتظامی معاملات میں لیا جائے اس سے وزیر صاحب نے بھی اتفاق کیا ہوا ہے، اس لئے میں نے ترمیم شدہ صورت میں یہ ریزولیوشن پیش کیا ہوا ہے کہ انتظامی معاملات میں اس کو لیا جائے اور مانسہرہ ضلع میں اس کو merge کیا جائے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ اس لئے مجھے اجازت دی جائے کہ میں اس ریزولیوشن کو پیش کر سکوں۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ اس کو بھی کل لے لیتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! اس کو لے لیں۔ اس پر صرف پانچ منٹ لگیں گے۔

جناب چیئرمین: اس کو شاد محمد خان صاحب کل لے لیں گے، جی سومرو صاحب۔

Mr. Ahmedmian Soomro: Sir, you will seek the permission of the House that at least 1/4th of the Members.....

Mr. Chairman: That too in case if there is an objection. There has been no objection. It is Rule 77.

"If the Chairman is of opinion that the matter proposed to be discussed is in order, he shall ask whether the member has the leave of the Senate to move the motion and, if objection is taken, he shall request such of the members as may be in favour of leave being granted to rise in their seats."

If objection is taken.

Mr. Ahmedmian Soomro: If objection is taken to what?

Mr. Chairman: to the admissibility.

Mr. Ahmedmian Soomro: 1/4th of the House has the right to give you the leave.

Mr. Chairman: Please note it. If the Chairman is of opinion that a matter proposed to be discussed is in order, i.e. I am of opinion that it is in order, he shall ask whether the member has the leave of the Senate to move the motion and, if objection is taken, he shall request such of the members as may be in favour of leave being granted to rise in their seats. But if no objection is taken, then what?

Mr. Ahmedmian Soomro: Then you ask the House whether the Member has the leave of the House. Whether I have the leave of the House.

(Interruption)

Prof. Khurshid Ahmed: I think, it is not necessary Mr. Chairman. In my opinion Mr. Chairman, once there is no objection and once the Chairman is satisfied that the motion is in order then there is no need for voting in the House. But if there is an objection then of course you have to take it.

(Interruptions)

جناب چیئرمین، پہلے شیخ صاحب کو سن لیں۔ جی شیخ صاحب۔

Mr. Hassan A. Shaikh: My view is if the Chairman thinks that the motion is in order and there is no objection then there is no need to take any further votes from the Members to find out by rising in their seats whether leave be granted or not because there is no objection to grant of leave. If there is no objection then there is no need of voting.

Mr. Chairman: Thank you, Soomro Sahib.

Mr. Ahmedmian Soomro: I respectfully submit that if the Chairman is of the opinion that the matter proposed to be discussed is in order, you have held that, he shall ask whether the Member has the leave of the Senate to move the motion. I am just trying to regularize the proceeding. It's my own motion.

Mr. Chairman: You are saying that I shall ask the Senate whether the Member has leave of the Senate to move the motion. What does it mean and if objection is taken....

(Interruption)

Mr. Chairman: If the Chairman is of the opinion that the matter proposed to be discussed is in order, he shall ask whether the member has the leave of the Senate to move the motion.

Mr. Ahmedmian Soomro: But if some of them say no and I say no, then you will ask them to rise in their seats.

Mr. Chairman: Right. I think...

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! آپ اس پر رولنگ نہ دیں۔ میں ایک، دو باتیں عرض کروں گا کہ پہلی بات یہ ہے کہ ہم اس کے معنی متعین کر لیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ کی کچھ روایات بھی ہیں اور آپ کی یہ روایات رہی ہیں کہ جب چیئرمین نے اس کو in order مانا ہے اور اپوزیشن نہیں ہوئی، تو کبھی بھی ووٹنگ نہیں ہوئی اور وجہ اس کی یہ ہے، آپ اس کے الفاظ پڑھیے۔

If the Chairman is of the opinion that the matter proposed to be discussed is in order, he shall ask whether the Member has the leave of the Senate to move the motion and if objection is taken....

Mr. Chairman: I have asked the Minister that do you have an objection? He said, 'No'.

Prof. Khurshid Ahmed: If an objection is taken, he shall request such of the members as may be in favour of leave being granted to rise in their seats.

اس کا معنی یہ ہے کہ اگر objection نہیں ہوتا تو

all are in favour. You do not have to ask them to stand. But if objection is raised then it will be ascertained.

اس میں کسی object نہیں کیا۔

Mr. Chairman: When I asked whether there is any objection to the leave. This objection کہ منسٹر نہیں ہے is a different thing. But nobody objected that leave may not be granted. Since there was no objection.

تو میں کس سے پوچھوں؟

Mr. Ahmedmian Soomro: Then you will ask the House whether I ha leave of the Senate.

Mr. Chairman: I have asked whether anybody opposing it?

(Interruption)

Mr. Ahmedmian Soomro: Sir, there are different stages under Rule 77. If the Chairman is of opinion that the matter proposed to be discussed is in order.....

جناب چیئرمین: ہاں وہ تو ہو گیا۔

Mr. Ahmedmian Soomro: You held it in order?

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Then he shall ask whether the member has the leave of the Senate.

جناب چیئرمین: تو میں نے پوچھا ناں۔

Mr. Ahmedmian Soomro: After you hold that it is in order?

Mr. Chairman: Yes. I then said "is anybody opposing it?"

(Interruption)

سومرو صاحب کا پوائنٹ اور ہے وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ

after I hold it to be in order, I shall then ask the House whether the Member has leave

اگر objection ہوتی ہے تو اور بات ہے یعنی objection کا مطلب یہ ہے کہ

one or two people may object but if 25% rise in their seats then I think that is a correct interpretation. I think, Soomro Sahib, you are right. Now, I will put whether the Senate will grant leave to the member to move the motion. Yes, no objection?

(the leave was granted)

جناب چیئرمین: اب یہ ہے کہ رمضان کا چاند نظر آ گیا ہے اور کل

will be the first of Ramzan we shall meet Inshallah in the morning and this matter, if the House feels that this is urgent and should be taken up tomorrow, we will take it tomorrow. So, this will come up on the agenda tomorrow.

Mr. Ahmedmian Soomro: Point of Order Sir. The Chairman shall

[Mr. Ahmedmian Soomro]

announce that leave is granted as the motion shall be taken up as the last item for discussion for not more than two hours on such day as may possible.

Mr. Chairman: Yes. It will be the last item.

(Interruption)

آپ suspend کریں گے رولز کو

but if you want longer discussion you can suspend the Rules. Is there any other item which should be taken up tomorrow because tomorrow may be the last day or second last day.

Mr. Ahmedmian Soomro: My privilege motion should be taken.

جناب چیئرمین: کالا ڈھاکہ والا ریزولیوشن بھی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: میری بھی ایک privilege motion ہے۔

جناب چیئرمین: ساری privilege motions ایجنڈے پر رکھ لی جائیں گی۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! جو اسلامی آئیڈیالوجی کونسل کے بارے میں ریزولیوشن ہے یہ کل آنا چاہیئے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کل اجلاس کس وقت رکھیں؟

پروفیسر خورشید احمد: دس بجے۔

Mr. Chairman: At 10'O'clock? O.. Any thing else to be done today before I adjourn.

Yes. Mr. Muhammad Ali Khan.

Mr. Muhammad Ali Khan: The motion regarding the Islamic Ideology Council should come tomorrow because there are so many reports to be considered.

جناب چیئرمین: وہ بھی کل لے جاتے ہیں۔

So, all the important items which should be taken up in this session will be taken up tomorrow.

اور اگر کوئی زیادہ وقت کی ضرورت ہوگی تو پھر دیکھ لیں گے۔

So, we will put them on the agenda tomorrow.

قاضی صاحب آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں؟

قاضی عبداللطیف: کل میری تحریک آئے گی استحقاق والی؟

جناب چیئرمین: جی آئے گی۔

ملک مومن خان آفریدی: میری بھی ایک request ہے۔ شاد محمد صاحب کی جو کالا ڈھاکہ والی قرارداد ہے۔ حنیف خان صاحب آج اچانک کراچی چلے گئے، وہ کہہ رہے تھے کہ اسے پرسوں کے لئے رکھیں تاکہ وہ خود اس کا جواب دے سکیں۔

جناب چیئرمین: کیوں جی شاد محمد خان صاحب؟ میرے خیال میں پرسوں سیشن ہوگا۔ اس طرح کرتے ہیں کہ کل ایجنڈے پر رکھ لیتے ہیں اگر یہ ہاؤس پرسوں تک جانا ہوا تو پرسوں تک کے لئے adjourn کر دیں گے۔ ٹھیک ہے۔

(Pause)

Mr. Chairman: So, this House is adjourned to meet again tomorrow at 10.00 AM.

(The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Wednesday 28th March, 1990)

***